عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

یوم الفتح کانفرنس

مینار پاکستان، لاہور

جلد: ۴۳ | ۲۶ صفر تا ۳ ربیع الاول ۱۴۴۶ھ مطابق یکم تا ۷ ستمبر ۲۰۲۴ء | شمارہ: ۳۳

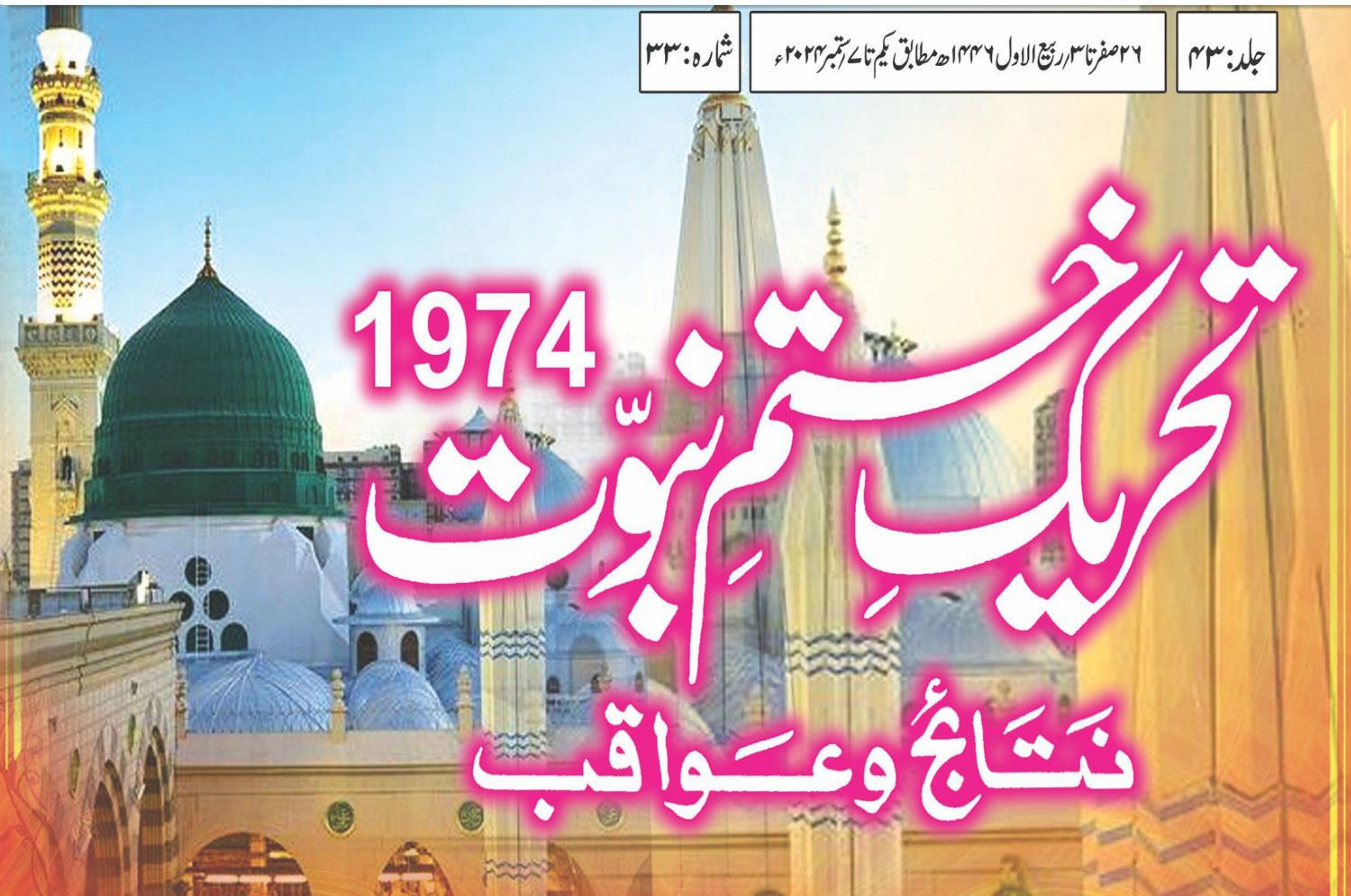

تحریکِ ختمِ نبوّت 1974

نتائج و عواقب

قادیانیت کی حقیقت

ختمِ نبوّت اسلام کا بنیادی عقیدہ

Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.org
Email: editorkn@yahoo.com
Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.info
http://www.khatm-e-nubuwwat.com

بیوی اور بچوں کا نان نفقہ

س:....میری بیوی لڑ جھگڑ کر اپنی مرضی سے گھر چھوڑ کر چلی گئی اور بچے بھی ساتھ لے گئی، اب گھر آنے کو تیار نہیں، تقریباً ایک سال چھ ماہ ہو گئے ہیں اور اب وہ نان نفقے اور بچوں کے خرچ کا مطالبہ کر رہی ہے، جبکہ میں کہتا ہوں کہ گھر واپس آجاؤ، میں خرچہ اٹھانے کے لئے تیار ہوں، گھر واپس نہ آنے کی صورت میں کیا میں اس کو خرچہ دینے کا پابند ہوں؟

ج:....واضح رہے کہ نکاح ہوجانے کے بعد میاں بیوی کے ذمہ ایک دوسرے کے حقوق لازم ہوجاتے ہیں، اور وہ شرعاً، اخلاقاً وقانوناً ان حقوق کی ادائیگی کرنے پر مامور اور پابند ہوتے ہیں۔جس طرح مرد کے ذمہ عورت کا نان نفقہ لازم ہوتا ہے، اسی طرح عورت کے ذمہ بھی لازم ہوتا ہے کہ وہ شوہر کی مرضی اور اجازت کے بغیر اس کے گھر سے نہ نکلے اور شوہر کے جائز حقوق ادا کرے۔لہٰذا جو عورت مرد کے حقوق ادا کرنے پر تیار نہیں یا شوہر کی اجازت کے بغیر گھر سے چلی جائے اور اس کے بلانے پر بھی واپس نہ آئے تو یہ عورت ناشزہ اور نافرمان کہلاتی ہے۔ایسی عورت کے لئے شریعت کا حکم یہ ہے کہ وہ جب تک شوہر کے گھر واپس نہیں آجاتی اس کا نان نفقہ شوہر کے ذمہ لازم نہیں اور وہ اس مد میں کسی قسم کا مطالبہ کرنے کی حقدار نہیں۔

الدر المختار مع الرد المحتار میں ہے:’’(لا) نفقۃ لاحد عشر.... (وخارجۃ من بیتہ بغیر حق) وھی الناشزۃ حتی تعود۔‘‘ (فتاویٰ شامی، ج:۳،ص:۵۷۵)

س:....میرے تین بیٹے اٹھارہ سال سے اوپر ہیں اور وہ خود جاب کر رہے ہیں، جبکہ چوتھا بیٹا سترہ سال چھ ماہ کا ہے اور بیٹی ۱۵ سال کی ہے، لیکن میری بیوی نے جھوٹ بول کر عمر کم کروادی ہے، بیٹا ۱۵ سال اور بیٹی ۱۳ سال لکھوادیا ہے اور خرچہ کا کیس کردیا ہے، جبکہ میرا بیٹا جاب کر رہا ہے۔

ج:....نابالغ بچوں کا نفقہ تو بہر حال باپ کے ذمہ ہوتا ہے پھر اگر لڑکی بالغ ہو جائے تو بھی اس کا نکاح کر دینے تک وہ اپنے باپ کی ذمہ داری ہے۔بیٹوں کے نفقہ کے بارے میں حکم یہ ہے کہ بالغ ہوجانے پر اگر وہ خود مالدار ہوں تو ان کا نفقہ باپ کے ذمہ نہیں، یا بالغ ہوجانے کے بعد وہ خود کمانے کے قابل ہوجائیں تو بھی ان کے نفقہ کی ذمہ داری باپ پر نہیں، البتہ اگر وہ خود اپنی خوشی سے یہ ذمہ داری نبھائے تو نبھا سکتا ہے مگر یہ اس کی طرف سے اپنی اولاد پر احسان ہے۔ہاں! اگر کوئی لڑکا معذور ہو اور کمانے کے قابل نہ ہو اور اس کے پاس مال بھی نہ ہو تو اس کا نفقہ باپ کے ذمہ واجب ہے۔

فتاویٰ عالمگیری میں ہے:’’نفقۃ الاولاد الصغار علی الاب لایشارکہ فیھا احد کذا فی الجوھرۃ النیرۃ۔‘‘(عالمگیری،ص:۵۶۰)

فتاویٰ شامی میں ہے:’’(ویجب) النفقاۃ بانوا عنھا علی الحر (لطفلہ) یعم الانثیٰ والجمع (الفقیو) الحر....(وکذا) تجب (لولدہ الکبیر العاجز عن الکسب کانثیٰ مطلقاً وزمن۔‘‘

(فتاویٰ شامی، ج:۳،ص:۶۱۲)

لہٰذا صورت مسؤلہ میں بیٹی کا نکاح کردینے تک اس کا نفقہ باپ کے ذمہ ہے اور چاروں بیٹے عاقل، بالغ ہیں اور باروزگار ہیں خود کما رہے ہیں، باپ کے نفقہ کے محتاج نہیں۔اس لئے باپ کے ذمہ ان کا کوئی نفقہ نہیں۔باپ ان کے ساتھ کچھ تعاون کرے تو یہ ان پر احسان ہوگا۔(واللہ اعلم بالصواب)

ہفت روزہ
ختمِ نبوۃ

مجلس ادارت

صاحبزادہ مولانا عزیز احمد، علامہ احمد میاں حمادی،
مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا قاضی احسان احمد

جلد: ۴۳ ۲۶؍صفر المظفر تا ۳؍ربیع الاول ۱۴۴۶ھ مطابق یکم تا ۷؍ستمبر ۲۰۲۴ء شمارہ: ۳۳

سرپرست
حضرت مولانا حافظ ناصر الدین خاکوانی مدظلہ
مولانا سیّد سلیمان یوسف بنوری

مدیر اعلیٰ
مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ
مولانا اللہ وسایا

مدیر
مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ

معاون مدیر
عبداللطیف طاہر

قانونی مشیر
حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ
منظور احمد میو ایڈووکیٹ

سرکولیشن مینجر
محمد انور رانا

تزئین و آرائش:
محمد ارشد خرم، محمد فیصل عرفان خان

اس شمارے میں!

یوم الفتح کانفرنس، مینار پاکستان لاہور	۵	محمد اعجاز مصطفیٰ
تحفظ ناموس رسالت کانفرنس، اسلام آباد	۹	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی
تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء... نتائج و عواقب	۱۲	〃 〃 〃 〃
قادیانی مذہب کی حقیقت	۱۵	مفتی نظام الدین شامزئی شہیدؒ
.... سپریم کورٹ کا غیر منصفانہ فیصلہ (۴)	۱۹	مولانا عبدالحق خان بشیر نقشبندی
خبروں پر ایک نظر	۲۳	ادارہ
سرکاری ترمیمی بل و امتناع قادیانیت آرڈیننس	۲۵	مفتی محمد جمیل خان شہیدؒ
ختم نبوت.... اسلام کا بنیادی عقیدہ	۲۶	مرسلہ: حافظ محمد سعید لدھیانوی

زرِ تعاون
امریکا، کینیڈا، آسٹریلیا: ۱۰۰ ڈالر، یورپ، افریقا: ۸۰ ڈالر، سعودی عرب،
متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرقی وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ۷۰ ڈالر
فی شمارہ: ۲۵ روپے، ششماہی: ۷۰۰ روپے، سالانہ: ۱۲۰۰ روپے

بیاد
امیر شریعت مولانا سیّد عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
خطیب پاکستان مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ
مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ
محدث العصر حضرت مولانا سیّد محمد یوسف بنوریؒ
خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمدؒ
فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ
مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ
مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ
ترجمان ختم نبوت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ
شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ
حضرت مولانا سیّد انور حسین نفیس الحسینیؒ
شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ
شیخ الحدیث حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندرؒ
شہید ختم نبوت حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خانؒ
شہید ناموس رسالت مولانا سعید احمد جلال پوریؒ

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
ایم اے جناح روڈ کراچی، فون: ۳۲۷۸۰۳۳۷، فیکس: ۳۲۷۸۰۳۴۰
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)
Old Numaish M.A.Jinnah Road Karachi
Ph:32780337, Fax:32780340

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان
فون: ۰۶۱-۴۷۸۳۴۸۶
Hazori Bagh Road Multan
Ph:061-4783486

لندن آفس:
35,Stockwell Green
London, SW9 9HZ U.K
Ph:0207-737-8199

ناشر: عزیز الرحمٰن جالندھری مطبع: القادر پرنٹنگ پریس طابع: سیّد شاہد حسین مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

دورِ نبوت کے تاریخ وار حالات وواقعات

عہدِ نبوت کے ماہ وسال

تالیف: علامہ مخدوم محمد ہاشم سندھی ٹھٹھوی رحمہ اللہ

ترجمہ: حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید رحمہ اللہ

قسط:۹۱ فصل:... ۲ ہجری کے واقعات

۳۸:... اسی سال غزوۂ بدر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ معجزہ ہوا کہ جنگِ بدر میں معاذ بن عفراء یا مُعَوِّذ بن عفراء (مؤخر الذکر زیادہ راجح ہے) کا ہاتھ کٹ گیا تھا، وہ کٹا ہوا ہاتھ اُٹھا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لائے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لعابِ دہن لگا کر ہاتھ کو اس کی جگہ چپکا دیا، چنانچہ وہ پہلے کی طرح ٹھیک ہوگیا۔

۳۹:... اسی سال جب غزوۂ بدر میں مسلمانوں کو فتح نصیب ہوئی تو ٹھیک اسی وقت یہ خبر آئی کہ رُومی، اہلِ فارس پر غالب آگئے ہیں، اس سے مسلمانوں کو فرحت پر فرحت ہوئی، ایک غزوۂ بدر میں فتح یابی کی مسرّت، اور دُوسرے رُومیوں کے اہلِ فارس پر غالب آنے کی مسرّت۔ حق تعالیٰ نے مسلمانوں سے اس کا وعدہ پہلے ہی کر رکھا تھا، چنانچہ ارشاد تھا:

”الٓمّٓ۔ غُلِبَتِ الرُّوْمُ فِیْٓ اَدْنَی الْاَرْضِ وَھُمْ مِّنْۢ بَعْدِ غَلَبِھِمْ سَیَغْلِبُوْنَ o فِیْ بِضْعِ سِنِیْنَ۔“ (الروم:۱-۴)

ترجمہ:... الٓمّٓ، اہلِ رُوم ایک قریب کے موقع میں مغلوب ہوگئے اور وہ اپنے مغلوب ہونے کے بعد عنقریب تین سال سے لے کر نو سال تک کے اندر اندر غالب آجائیں گے۔“ (بیان القرآن)

یہ بات قسمِ اوّل میں ۸ نبوّت کے ذیل میں گزر چکی ہے۔

۴۰:... اسی سال غزوۂ بدر کے ایام میں ابوجندل بن سہیل بن عمرو کے بھائی عبداللہ بن سہیل بن عمرو القرشی العامری، مشرکین کی صف سے نکل کر مسلمانوں کی صف میں آملے اور مسلمان ہوگئے، یہ غزوۂ بدر اور بعد کے تمام غزوات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ رہے، ان کے بھائی ابوجندل کے اسلام کا ذکر اِن شاء اللہ ۸ھ کے واقعات میں آئے گا۔

۴۱:... اسی سال غزوۂ بدر میں حضرت یزید بن اخنس سلمی، ان کے صاحب زادے معن بن یزید اور ان کے والد اخنس بن حباب بن حبیب رضی اللہ عنہم تینوں شریک ہوئے، ان کے علاوہ صحابہؓ میں کوئی ایسا شخص معلوم نہیں جس کی تین پیڑھیاں جنگِ بدر میں شریک ہوئی ہوں۔

۴۲ تا ۴۴:... اسی سال غزوۂ بدر میں مندرجہ ذیل کافر قتل ہوئے:

۱- عاص بن سعید بن عاص القرشی الاموی۔

۲- ابوالسائب صیفی بن عائذ بن عبداللہ القرشی المخزومی (اس کا بیٹا سائب بن ابی سائب مسلمان ہوا)۔

۳- مالک بن عبیداللہ بن عثمان القرشی التیمی (حضرت طلحہ بن عبیداللہؓ جو عشرہ مبشرہ میں داخل ہیں، یہ ان کا بھائی ہے)۔

۴- عمرو بن عبداللہ بن جدعان التیمی۔

۵- حذیفہ بن ابی حذیفہ بن مغیرہ المخزومی۔

۴۵:... اسی سال غزوۂ بدر میں یہ معجزہ ہوا کہ حضرت خبیب بن عدی رضی اللہ عنہ کی آنکھ میں تیر لگا، جس سے آنکھ ضائع ہوگئی اور رُخسار پر بہنے لگی، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لعابِ دہن لگایا، وہ ایسی ٹھیک ہوئی کہ دونوں آنکھوں کے درمیان یہ امتیاز نہیں ہوسکتا تھا کہ کون سی زخمی ہوئی تھی۔ (جاری ہے)

اداریہ

محمد اعجاز مصطفی

یوم الفتح کانفرنس

مینارِ پاکستان لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للّٰہ وسلامٌ علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ

اللہ تبارک وتعالیٰ نے لوگوں تک اپنا پیغام پہنچانے کے لئے انسان کو دوطرح کی صلاحیتیں عطا فرمائی ہیں:۱:...بولنے کی صلاحیت،۲:...لکھنے کی صلاحیت۔ روزِ اول سے انسان ان دونوں صلاحیتوں سے فائدہ اٹھاتا آیا ہے، خصوصاً بیان کرنے کا ملکہ تو ہر دور میں انسانی ضرورت کا لازمہ رہا ہے۔ انبیاء کرام علیہم السلام نے اللہ تعالیٰ کی الوہیت اور توحید کی دعوت انسانوں کو اپنے قوت کلام وزورِ بیان ہی کے ذریعے دی ہے۔ الفاظ اور جملے اپنے اندر ایک تاثیر رکھتے ہیں اور جب کہنے والا سامعین کے لئے خیرخواہی ودردمندی کے جذبے سے معمور ہو تو پتھر دل بھی موم ہوجاتا ہے۔ جدید دور میں لوگوں تک اپنی بات پہنچانے کے لئے جہاں مختلف ذرائع استعمال کیے جاتے ہیں، ان میں ایک مؤثر ذریعہ ''کانفرنس'' کے عنوان سے اجتماع کرکے اپنا پیغام پہنچانا ہوتا ہے۔

خاتم النبیین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسلام کی دعوت عام کرنے کے لئے نجی مجالس ومحافل میں بھی اعزہ واقارب کو مدعو کرکے انہیں پیغام دیا اور فاران کی چوٹی پر کھڑے ہوکر بھی صدا لگائی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ختم نبوت کا شعور دنیا بھر میں اجاگر کرنے کے لئے غلامانِ مصطفیٰ بھی عوامی مقامات پر جلسوں اور کانفرنسوں کا اہتمام کرکے درحقیقت اسی سنت نبویہ کی یادگار برقرار رکھنا چاہتے ہیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام پورے ملک میں چھوٹی بڑی کانفرنسوں کا جال پورا سال بچھا رہتا ہے مگر دوروزہ سالانہ تحفظ ختم نبوت کانفرنس چناب نگر ان میں کلیدی حیثیت رکھتی ہے۔ یہ کانفرنس دراصل متحدہ ہندوستان میں قادیانی فتنے کا مقابلہ کرنے کے لئے ۲۰ تا ۲۲/اکتوبر ۱۹۳۴ء کو قادیان میں ہونے والی پہلی ختم نبوت کانفرنس کا تسلسل ہے۔

فتنۂ قادیانیت نے عقیدۂ ختم نبوت پر ڈاکا ڈالا تو اسلام کی ایک ایک اصطلاح کو چُراکر اپنے کفر وزندقہ پر چسپاں کرنے کی کوشش کی، اپنے فتنہ پرور دین قادیانیت کو العیاذ باللہ! اسلام کا نام دیا، مرزا غلام احمد قادیانی ملعون کو محمد رسول اللہ ٹھہرایا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اہل بیت کی اصطلاح مرزا نے اپنے گھر والوں کے لئے استعمال کی، ام المومنین کا اعزاز مرزا نے اپنی بیوی کو دیا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کرام کا لقب مرزا نے اپنے بے ایمان ساتھیوں کو دیا، قرآن کریم کے مقابلے پر اپنے شیطانی الہامات وپیشگوئیوں کا چربہ ''تذکرہ'' نامی کتاب کو لا کھڑا کیا، کفر کے گڑھ قادیان کو مکہ مکرمہ ومدینہ منورہ سے افضل قرار دیا، حضرت مسیح ابن مریم علیہ السلام کا مصداق خود کو ٹھہرایا، قادیان میں جعلی منارۃ المسیح بنایا، زکوٰۃ کی جگہ

سالانہ ٹیکس عائد کیا، جہاد کو منسوخ کر دیا، نام نہاد بہشتی مقبرہ بنایا اور حج کی بجائے قادیان کے سالانہ جلسہ میں حاضری کو لازمی قرار دیا۔ یہی سالانہ جلسہ قادیانی کفر وزندقہ کی سالانہ عالمی نشر واشاعت کا پلیٹ فارم ہے۔ علمائے امت نے جب فتنۂ قادیانیت کا مقابلہ شروع کیا تو جہاں دلائل وبراہین کے میدان اور مناظرہ ومباہلہ کے محاذ پر اسے شکست سے دوچار کیا، وہیں میدانِ خطابت میں بھی اسے چاروں شانے چت کیا ہے۔

اس وقت خطبائے امت کا سب سے بڑا پلیٹ فارم مجلس احرارِ اسلام تھی، جس کی سرگرمیاں ہندوستان سے انگریز کو نکال باہر کر دینے تک محدود تھیں، فتنۂ قادیانی کی سرکوبی کے لئے تکوینی طور پر مامور امام العصر علامہ سیّد محمد انور شاہ کشمیریؒ نے امیر شریعت سیّد عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کو پانچ سو علماء کے اجلاس میں محاذ ختم نبوت کا سالار مقرر فرمایا تو مجلس احرارِ اسلام نے تحفظ ختم نبوت اپنا نصب العین بنالیا، اس کے لئے باقاعدہ شعبۂ تبلیغ جاری کیا گیا اور اسی کے تحت ۲۰ تا ۲۲/اکتوبر ۱۹۳۴ء کو قادیان میں پہلی ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد ہوا۔ یہ تحفظ ختم نبوت کے لئے جماعتی سطح پر تحریک کا آغاز تھا۔

اگست ۱۹۴۷ء کو قیامِ پاکستان کے بعد فتنۂ قادیانیت اپنی تمام تر حشر سامانیوں کے ساتھ یہاں منتقل ہوا اور صوبہ پنجاب کے زرخیز علاقے دریائے چناب کے کنارے ربوہ کے نام سے قادیانی کفر نے اپنی ریاست قائم کرلی۔ وزیر خارجہ ظفر اللہ قادیانی کی شہ پر قادیانی ملکی کلیدی وحساس عہدوں پر دندنانے لگے۔ اس صورت حال کے پیش نظر جنوری ۱۹۴۹ء میں امیر شریعت سیّد عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کی قیادت میں ''مجلس تحفظ ختم نبوت'' کا قیام عمل میں آیا۔ اس جماعت نے ۱۹۵۳ء، ۱۹۷۴ء اور ۱۹۸۴ء کی تحریک ہائے ختم نبوت میں قادیانی منہ زور گھوڑے کو لگام ڈالنے کے لئے امت کی قیادت کی اور آئین پاکستان میں قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دلوایا، امتناع قادیانیت آرڈی نینس کے تحت قادیانیوں پر شعائر اسلام استعمال کرنے پر پابندی عائد کر دی گئی۔ ان تمام تر کامیابیوں کے پیچھے عوامی رائے عامہ ہموار کرنے کا بنیادی عنصر کارفرما ہوتا ہے، جو ختم نبوت کانفرنسوں کے عنوان سے مسلمانوں کے ایمان کو تازگی بخشتا ہے۔

امیر شریعت سیّد عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کی قیادت میں شروع ہونے والا مجلس تحفظ ختم نبوت کا کارواں خطیب پاکستان حضرت مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ، مفکر ملت حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ، مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ، فاتح قادیان حضرت مولانا محمد حیاتؒ، محدث العصر حضرت علامہ سیّد محمد یوسف بنوریؒ سے ہوتا ہوا جب خواجۂ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمدؒ کی قیادت میں آیا تو اسے بیرون ملک بھی قادیانیوں کی سرکوبی کا موقع ملا اور قادیانیوں کی پناہ گاہ لندن میں سالانہ ختم نبوت کانفرنس کا اجرا ہوا، اب تو برطانیہ کی کئی مسلم تنظیموں نے یہ بیڑا اٹھالیا ہے مگر یہاں بھی فوقیت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو حاصل رہی، قادیانی سربراہ مرزا طاہر کے لندن فرار کے بعد ۱۹۸۴ء میں پہلی ختم نبوت کانفرنس منعقد کی گئی۔ وطن عزیز پاکستان کے تمام بڑے شہروں اور قصبات میں ماہِ ستمبر کے خصوصی موقع پر ختم نبوت کانفرنسوں کا سلسلہ ہوتا ہے، کیونکہ ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کو آئین پاکستان نے قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دیا تھا۔

قادیانی جو پہلے ہی قرآن وسنت واجماع امت کی روشنی میں کافر تھے، پاکستان میں آئینی سطح پر بھی کافر تسلیم کیے گئے۔ قرآن کریم کی ۱۰۰ آیات کریمہ، ۲۱۰ احادیث نبویہ اور امت مسلمہ کا پہلا اجماع عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ پر ہوا ہے۔ سب سے پہلے غازی ختم نبوت حضرت فیروز دیلمیؓ ہیں، جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم پر پہلے جھوٹے مدعی نبوت اسود عنسی کو قتل کیا۔ سب سے پہلے مجاہد ختم نبوت حضرت ابو مسلم خولانی (عبداللہ بن ثوبؒ) ہیں جنہیں اسود عنسی نے اپنی جھوٹی نبوت پر ایمان نہ لانے کی پاداش میں زندہ آگ میں جلانے کی کوشش کی، مگر اللہ کے حکم سے آگ ان پر ٹھنڈی ہوگئی۔ سب سے پہلے شہید ختم نبوت حضرت حبیب بن زیدؓ ہیں جنہیں ختم نبوت کے دوسرے بڑے منکر مسیلمہ کذاب نے ٹکڑے

ٹکڑے کر کے شہید کیا۔ سب سے پہلے اسیرِ ختم نبوت حضرت عبداللہ بن وہب اسلمیؓ ہیں، جنہیں مسیلمہ کذاب نے گرفتار کر کے جیل میں ڈالا پھر حضرت خالد بن ولیدؓ نے جنگ یمامہ کے روز انہیں جیل سے چھڑایا۔ سب سے پہلے سالارِ ختم نبوت حضرت ضرار بن ازورؓ ہیں جنہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نبوت کے تیسرے ڈاکو طلیحہ اسدی کی سرکوبی کے لئے لشکر تیار کر کے روانہ فرمایا تھا۔ عہد نبوت میں ختم نبوت کی پہلی جنگ طلیحہ اسدی کے خلاف لڑی گئی، جب کہ عہد خلافت راشدہ میں اسلام کی پہلی جنگ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے یمامہ کے مقام پر مسیلمہ کذاب کے خلاف لڑی گئی۔ سب سے پہلے محافظ ختم نبوت کا اعزاز خلیفۂ اول سیّدنا حضرت ابوبکر صدیقؓ کو حاصل ہے، جنہوں نے سرکاری سطح پر تحفظ ختم نبوت کا فریضہ سرانجام دیا اور موجودہ جمہوری دنیا میں پاکستان وہ پہلا اسلامی ملک ہے جہاں آئینی وسرکاری سطح پر فتنۂ قادیانیت کی سرکوبی کی گئی۔

تحفظ ختم نبوت پاکستان کی بقاوسلامتی کی واحد ضمانت ہے۔ عقیدۂ ختم نبوت کا تحفظ پوری امت مسلمہ کو وحدت کی لڑی میں پرو دینے والی مضبوط کڑی ہے۔ آئین پاکستان نے اسلامیانِ پاکستان کو ان کے حکمران کے مسلمان ہونے کی یقین دہانی کرائی ہے، کوئی قادیانی پاکستان کا حکمران کبھی نہیں بن سکتا، چنانچہ قومی اسمبلی میں تحفظ ختم نبوت کے وفد کی قیادت کرنے والے، قادیانی کفر کے مقابلے پر ملت اسلامیہ کا موقف پیش کرنے والے، قائد جمعیت علماء اسلام، مفکر اسلام حضرت مولانا مفتی محمودؒ کا ارشاد ہے: ’’سن لیجئے! پاکستان کا حکمران صرف وہی بن سکتا ہے جو اسلام کے بنیادی عقائد توحید، رسالت، ختم نبوت اور آخرت پر یقین رکھتا ہو‘‘ پاکستان نے ہمیشہ تحفظ ختم نبوت کے محاذ پر ملت اسلامیہ کی قیادت کی ہے، رابطہ عالم اسلامی سے لے کر بیرونی عدالتوں تک اور مختلف ممالک نے قادیانیوں کو غیر مسلم مانا ہے اور حجاز مقدس کی سرزمین پر ان ناسوروں کا داخلہ بند ہوا ہے تو پاکستان کے علماء و عوام کی کاوشوں سے ہوا ہے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے تحت سال رواں ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کے تاریخ ساز فیصلے کو ۵۰ سال مکمل ہونے کی خوشی میں جشنِ زرّیں (گولڈن جوبلی) منانے کا فیصلہ کیا گیا، جانشین مفتی محمودؒ حضرت مولانا فضل الرحمٰن مدظلہ نے اسے یوم الفتح کے نام سے موسوم کیا ہے۔ یہ کانفرنس ۷ ستمبر ۲۰۲۴ء بروز ہفتہ مینارِ پاکستان لاہور میں منعقد ہونے جارہی ہے۔

تحفظ ختم نبوت کی تاریخ میں زندہ دلانِ لاہور کا اَن مٹ کردار رہا ہے، پہلی تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء کے موقع پر لاہور میں دس ہزار مسلمانوں نے جانوں کے نذرانے پیش کیے تھے، اسی قربانی نے ۱۹۷۴ء میں حاصل ہونے والی کامیابی کو بنیاد فراہم کی۔ تحفظ ختم نبوت کی مضبوط عمارت کے سنگِ بنیاد کو زندہ دلانِ لاہور کے خون سے سیراب کیا گیا تب کہیں جا کر اسلام کے چمن میں بہار آئی، ان شہدائے ختم نبوت کا مقدس لہو رنگ لایا تو وطن عزیز کا چمنستان سرسبز و شاداب ہوا، یہ کانفرنس ان شہدائے ختم نبوت کو خراجِ عقیدت ہے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی موجودہ قیادت امیر مرکزیہ حضرت مولانا حافظ ناصرالدین خاکوانی، نائب امیر مرکزیہ صاحبزادہ حضرت مولانا عزیز احمد اور صاحبزادہ حضرت مولانا سیّد سلیمان یوسف بنوری، مرکزی ناظم اعلیٰ حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری کی راہنمائی میں شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا، مرکزی ناظم تبلیغ حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، حضرت مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، حضرت مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ، حضرت مولانا مفتی محمد راشد مدنی، حضرت مولانا قاضی احسان احمد، حضرت مولانا مفتی محمد شہاب الدین خان پوپلزئی اور تقریباً ۴۰ مبلغین ملک بھر میں صدائے تحفظ ختم نبوت لگاتے پھر رہے ہیں۔ انشاء اللہ شہر لاہور میں ہونے والی یہ کانفرنس اپنی تاریخ آپ مرتب کرے گی اور فقید المثالی کا ریکارڈ بنائے گی۔ ہم سب کی ذمہ داری بنتی ہے کہ اس کانفرنس کی تشہیر میں بھرپور حصہ لیں، اس میں شرکت کی ترغیب عام کریں اور احباب سمیت اس میں شریک ہو کر اسے

کامیاب بنانے میں اپنا کردار نبھائیں۔ اس کانفرنس سے قائد جمعیت علماء اسلام وسرپرست وفاق المدارس العربیہ حضرت مولانا فضل الرحمٰن، صدر وفاق المدارس العربیہ پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی، جانشین خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خلیل احمد، ناظم اعلیٰ وفاق المدارس العربیہ حضرت مولانا قاری محمد حنیف جالندھری، نائب امیر جماعت اسلامی پاکستان جناب لیاقت بلوچ، امیر جمعیت اہلحدیث سیّد ضیاء اللہ شاہ بخاری، بین الاقوامی شاعر ومداح رسول جناب سیّد سلمان گیلانی سمیت ملک بھر کی دینی وسیاسی قیادت ولیڈران خطاب فرمائیں گے۔

اس کانفرنس میں شرکت کرکے اپنا ایمان بڑھایئے اور یقین کو تازگی بخشیے۔ تحفظ ختم نبوت ہر کلمہ گو مسلمان کا دینی فریضہ ہے، جس سے کبھی بھی سرِ مو انحراف نہیں کیا جاسکتا۔ ۱۲۰۰ صحابہ کرامؓ وتابعینؒ نے مسیلمہ کذاب کے خلاف جانوں کی قربانیاں دے کر تحفظ ختم نبوت کی مضبوط نیو اٹھائی ہے۔

شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کا فرمان ہے: ’’رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ختم نبوت کے لئے کام کرنا حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت کی اور آپ کے بدترین دشمن مرزا قادیانی سے بغض کی علامت ہے۔‘‘ شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ فرماتے ہیں: ’’جو لوگ ختم نبوت کا کام کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ کی رحمت بھی ان کے ساتھ ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت بھی قیامت کے دن ان کے ساتھ ہوگی، ان شاء اللہ! یہ ملک پاکستان بھی قائم رہے گا، ملت اسلامیہ بھی رہے گی اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت بھی رہے گی ان شاء اللہ!‘‘ اگر ہم اس میں اپنا حصہ شامل کرلیں تو یہ ہمارے لئے سعادت ہوگی، اللہ تعالیٰ توفیق عمل نصیب فرمائے، آمین ثم آمین۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ سیدنا محمد وآلہ وصحبہ أجمعین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اپیل اظہار تشکر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے زیر اہتمام ملک بھر میں عوامی احتجاجی مظاہروں،

13 ؍اگست 2024ء کو رمادا ہوٹل اسلام آباد میں ’’آل پارٹیز تحفظ ناموس رسالت کانفرنس‘‘ اور

19 ؍اگست 2024ء کو اسلام آباد میں ’’سپریم کورٹ آف پاکستان‘‘ کے سامنے پر امن ’’احتجاجی مظاہرہ‘‘ کے بعد

آج 22 ؍اگست 2024ء کو سپریم کورٹ نے مبارک ثانی قادیانی کیس کے سابقہ فیصلہ میں موجود متنازعہ شقوں کو حذف کرنے کا جو فیصلہ کیا،

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے تمام حضرات اس فیصلہ کا خیر مقدم کرتے ہیں۔

تمام مسلمانوں سے اور بالخصوص علماء کرام سے اپیل کرتے ہیں کہ کل بروز جمعہ کو ’’یوم تشکر‘‘ منایا جائے۔

خطبہ جمعہ کے اجتماعات میں ’’اظہار تشکر‘‘ کے عنوان سے قرارداد پیش کی جائے۔

عقیدہ ختم نبوت اور قانون ناموس رسالت کے تحفظ کے لئے تمام شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے افراد نے جس قدر بھی اپنا کردار ادا کیا، ان کے شکر گزار ہیں اور دعا گو ہیں کہ اللہ رب العزت تمام عالم اسلام کی مساعی حسنہ کو شرف قبولیت نصیب فرمائیں اور بروز محشر شفاعت محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والتسلیمات کے حصول کا ذریعہ بنائیں آمین!

والسلام

حضرت مولانا حافظ محمد ناصر الدین خاکوانی مدظلہ	حضرت مولانا سید محمد سلیمان یوسف بنوری مدظلہ	حضرت مولانا صاحبزادہ عزیز احمد مدظلہ
امیر مرکزیہ مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان	نائب امیر مرکزیہ مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان	نائب امیر مرکزیہ مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان

آل پارٹیز سربراہی

تحفظ ناموس رسالت کانفرنس، اسلام آباد

تفصیلی رپورٹ:.... مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام رمادہ ہوٹل اسلام آباد میں دینی جماعتوں کے راہنماؤں کا سربراہی اجلاس ۱۳/ اگست ۲۰۲۴ء صبح ساڑھے گیارہ بجے سے نماز عصر تک منعقد ہوا۔ تحفظ ناموس رسالت کانفرنس امیر مرکزیہ حضرت حافظ ناصرالدین خاکوانی دامت برکاتہم کی سرپرستی اور قائد جمعیت حضرت مولانا فضل الرحمٰن مدظلہ کی صدارت میں منعقد ہوئی۔ کانفرنس کا آغاز وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے ناظم اعلیٰ حضرت مولانا قاری محمد حنیف جالندھری زید مجدہ کی تلاوت سے ہوا۔ نعتیہ کلام سید سلمان گیلانی نے پیش کیا۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی نائب امیر حضرت مولانا صاحبزادہ عزیز احمد مدظلہ نے کانفرنس اور سربراہی اجلاس کی غرض و غایت بیان کی۔

قائد جمعیت مولانا فضل الرحمٰن دامت فیوضہم نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ حضرات علمائے کرام، مشائخ عظام، دینی جماعتوں کے مقتدر زعماء بالخصوص حضرت اقدس مولانا حافظ ناصر الدین خاکوانی دامت برکاتہم! آپ تمام حضرات کچھ عرصہ سے مشاہدہ کررہے ہیں کہ قادیانیت کا مسئلہ جو ۱۹۷۴ء میں پارلیمنٹ نے ایک متفقہ آئینی ترمیم کے ذریعہ حل کیا، اسے متنازعہ بنانے کی کوشش کی جارہی ہے۔ آئین پاکستان میں انہیں دائرۂ اسلام سے خارج قرار دیا گیا ہے، لیکن عالمی کفریہ بین الاقوامی طاقتیں ان کی (قادیانیوں کی) پشت پناہی کررہی ہیں۔ ریاست پر ان کا دباؤ بڑھتا جارہا ہے۔ اگر حکومتیں (عوامی دباؤ کی وجہ سے) کچھ نہیں کرسکتیں تو عدالتیں اپنے فیصلوں میں ایسا مواد ڈال دیتی ہیں جس سے انہیں اپنی سرگرمیوں کا موقع ملتا ہے۔ دیکھئے مبارک ثانی کیس میں ضمانت کا مسئلہ تھا۔ اس سادہ سے ضمانت کے مسئلہ میں غیر ضروری مداخلت کی گئی اور ایسی عبارتیں شامل کی گئی ہیں، جس سے قادیانیوں کو تحریف شدہ تفسیر (تفسیر صغیر) اور لٹریچر شائع کرنے کا حق دے دیا گیا، نیز انہیں بطور فرقہ کے یہ حق دیا گیا۔ نیز ایک عدالت نے قادیانیوں کو احمدی مسلم فرقہ قرار دیا۔ جب ادارے اس حد تک جاتے ہیں تو امت مسلمہ کا موقف سامنے آتا ہے۔ اس اجلاس میں ابتدائی طور پر دینی جماعتوں کے راہنماؤں کو دعوت دی گئی ہے تاکہ دینی جماعتیں مشترکہ موقف اپنائیں، بعد میں سیاسی جماعتوں کو شامل کیا جاسکتا ہے۔ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا شکر گزار ہوں کہ انہوں نے موقع دیا کہ ہم متفقہ ردعمل پیش کریں۔ تعجب اس بات پر ہے کہ مرزا قادیانی کے پیروکار پوری امت کو کافر کہتے ہیں۔ عالمی دنیا ان سے کچھ نہیں کہتی کہ تم نے ایسا کیوں کہا؟ لیکن جب ہم انہیں کافر کہتے ہیں تو واویلا کیا جاتا ہے۔ اس پر آپ نے متفقہ موقف پیش کرنا ہے۔

حضرت امیر مرکزیہ دامت برکاتہم نے فرمایا کہ اس اجلاس کی غرض وغایت حضرت مولانا فضل الرحمٰن نے ارشاد فرمادی ہے۔ آپ جو متفقہ رائے پیش کریں، اس کو پُرامن طریقہ سے آگے چلایا جائے گا۔ یہ عنوان تکمیل دین کا ہے جو اس کو اپنائے گا اس کو خلد بریں میں جنت سے سرفراز فرمایا جائے گا۔ یہ ایک قانونی جنگ ہے، ہمارا حق ہے کہ ہم اس دباؤ کا مقابلہ کریں۔

وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے ناظم اعلیٰ مولانا قاری محمد حنیف جالندھری مدظلہ نے عدالتی فیصلہ کے نقائص بیان کئے اور کہا کہ سپریم کورٹ کے فیصلہ کی وجہ سے پوری دنیائے اسلام میں بے چینی اور اضطراب پایا جاتا ہے۔ مبارک ثانی کیس کی ایف آئی آر درج کرانے میں خاصی تگ ودو کرنا پڑی۔ تین سال کے بعد ایف آئی آر درج ہوئی۔ کیس رجسٹرڈ ہوا مختلف عدالتی مراحل طے کرنے کے بعد سپریم کورٹ میں ضمانت کے لئے پیش کیا، لیکن سپریم کورٹ کے ججوں نے اپنے فیصلہ میں قادیانیوں کو بے جا ریلیف دیا۔ عدالت عظمیٰ کا فیصلہ امتناع

قادیانیت آرڈی نینس کے خلاف ہے، جبکہ امتناع قادیانیت آرڈی نینس کو کسی عدالت میں چیلنج نہیں کیا جاسکتا۔ سپریم کورٹ نے اپنے فیصلہ میں اسے ممنوعہ کتاب قرار دیا۔ یہ ممنوعہ نہیں محرف ہے، تحریف قرآن لفظاً یا معناً دونوں جرم ہیں۔

۲:.... یہ کتاب قرآن بورڈ کی اجازت کے بغیر شائع کی گئی ہے۔

۳:.... اگر سپریم کورٹ دفعہ نمبر 298-C کا مطالعہ کرلیتی تو ضمانت ہی نہ لیتی۔

۴:.... سپریم کورٹ نے دس اداروں سے تعاون مانگا نو اداروں نے قادیانیوں کے خلاف آراء پیش کیں۔ سوائے جاوید غامدی کے ادارہ المورد کے۔

یہ پورا فیصلہ ہی غلط ہے۔ نظر ثانی میں غیر معمولی تاخیر سے امت مسلمہ میں اختلاف پیدا کرنے کی کوشش کی گئی، اپنے طلب کردہ نو اداروں کے موقف کو پس پشت ڈال دیا گیا۔ ہم عدالت کے دونوں فیصلوں کو مسترد کرتے ہیں۔

نیز یہ فیصلہ غیر قانونی، غیر شرعی اور غیر دانشمندانہ ہے۔ آئین و قانون کے خلاف ہے۔ یہ ہاؤس سپریم کورٹ سے مطالبہ کرتا ہے کہ سپریم کورٹ اپنے فیصلہ کو درست کرے۔ حکومت ان ججز کے خلاف ریفرنس پیش کرے۔ جہاں تک قادیانیوں کے حقوق کا تعلق ہے پہلے وہ ملکی آئین و قانون کو تسلیم کریں، پھر ان کے حقوق کا مطالبہ کیا جائے۔ نیز یہ فیصلہ بدنیتی پر مبنی ہے۔ مرکزی جمعیت اہلحدیث کے راہنما مولانا مقصود احمد نے کہا کہ

شرکائے کانفرنس

زیر سرپرستی: قائد تحریک ختم نبوت حضرت حافظ ناصر الدین خاکوانی دامت برکاتہم العالیہ

زیر صدارت: قائد جمعیت حضرت مولانا فضل الرحمٰن دامت فیوضہم

آل پارٹیز ختم نبوت و ناموس رسالت کانفرنس رمادہ ہوٹل اسلام آباد منعقدہ ۱۳ر اگست ۲۰۲۴ء صبح ساڑھے گیارہ تا نماز عصر میں درج ذیل حضرات نے شرکت کی۔

حضرت مولانا صاحبزادہ عزیز احمد، مولانا قاضی احسان احمد، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، مولانا محمد طیب فاروقی، مولانا حافظ محمد انس (عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت)، مولانا ڈاکٹر ابوالخیر محمد زبیر صدر (جمعیت علمائے پاکستان نورانی گروپ)، ڈاکٹر ظفر اقبال جلالی (نمائندہ تنظیم المدارس)، مولانا مفتی منیب الرحمٰن، مولانا قاری محمد حنیف جالندھری، مولانا قاضی عبدالرشید، مولانا عبدالقدوس محمدی (وفاق المدارس العربیہ پاکستان)، جناب لیاقت بلوچ (جماعت اسلامی پاکستان)، مولانا عبدالغفور حیدری، مولانا محمد امجد خان، مولانا عبدالمجید ہزاروی (جمعیت علمائے اسلام)، سید کفیل شاہ بخاری (امیر مجلس احرارِ اسلام پاکستان)، مولانا محمد الیاس چنیوٹی (صدر انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ)، مولانا حامد الحق (امیر جمعیت علمائے اسلام س)، مولانا مفتی شہاب الدین پوپلزئی، مولانا قاضی مشتاق احمد، مولانا عبدالوحید قاسمی، مولانا مفتی عبدالرشید، مولانا محمد آدم خان (عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت)، جناب عبداللہ حمید گل (سربراہ جوانانِ پاکستان)، مولانا ظہور احمد علوی، مولانا نذیر احمد فاروقی، مولانا قاری محمد یاسین ظفر (وفاق المدارس السّلفیہ)، راؤ عبدالرحیم ایڈووکیٹ، جناب جلال الدین خان ایڈووکیٹ پشاور۔

اس فیصلہ کے خلاف تمام مسالک کے مفتیان کرام سے فتویٰ لیا جائے، نیز انہوں نے تفصیلاً اس فیصلہ کے نقائص نمبر وار بیان کئے۔

سیالکوٹ کے پیر نصیر احمد گیلانی نے کہا کہ ختم نبوت کے قوانین حتمی ہیں، ان پر مکمل عملدر آمد کا مطالبہ کیا جائے، اس میں کمیٹی بنانے کی کوئی ضرورت نہیں۔

انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ پاکستان کے صدر چنیوٹ سے ایم پی اے مولانا محمد الیاس چنیوٹی نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور جمعیت علمائے اسلام کا شکریہ ادا کیا کہ انہوں نے وقت کی نزاکت محسوس کرتے ہوئے یہ اجتماع منعقد کیا، انہوں نے کہا کہ قادیانیوں کو حقوق دینے کی بات کی جاتی ہے جبکہ انہیں آئین وقانون کا پابند نہیں بنایا جاتا۔ انہوں نے پارلیمنٹ کے سامنے دھرنا دینے کی تجویز پیش کی۔

اسلام آباد وراولپنڈی کے علمائے کرام کی نمائندگی مولانا قاضی عبدالرشید اور مولانا ظہور احمد علوی نے کرتے ہوئے کہا کہ یہ ہاؤس جو فیصلہ کرے گا، اسلام آباد وراولپنڈی کے علمائے کرام ہراول دستہ کا کردار ادا کریں گے۔ نیز انہوں نے کہا کہ ہم ۱۹ر اگست کو سپریم کورٹ کے سامنے مظاہرہ کا اعلان کر چکے ہیں۔ اس کی تائید کی جائے، قائد جمعیت مولانا فضل الرحمٰن نے کہا کہ تائید ہے۔

جنرل حمید گل کے فرزند جناب عبداللہ گل نے کہا کہ یہ فیصلہ ان کا جج کا نہیں، باہر سے آیا ہے، ہم اسے مسترد کرتے ہیں۔ نیز سپریم کورٹ کے سامنے دھرنا کی تجویز پیش کی۔

مفتی محمد شہاب الدین پوپلزئی مدظلہ نے تمام زعماء کا شکریہ ادا کیا کہ انہوں نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی درخواست کو شرف قبولیت بخشا اور تشریف لائے۔ مجلس نے اپنی روایات کے مطابق پوری امت کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کیا، ہم یہ فیصلہ مسترد کرتے ہیں۔ عدالت دفعہ ۱۸۸ کے تحت اپنا فیصلہ خود تبدیل کرے۔ انہوں نے مسلمانانِ پاکستان سے درخواست کی کہ جہاں مقدمہ کی ضرورت ہو مجلس سے مشورہ کے بعد ایف آئی آر کے لئے درخواست پیش کی جائے۔ نیز انہوں نے کہا کہ ججز کے خلاف ریفرنس تمام جماعتوں کی طرف سے ہو۔

جماعت اسلامی پاکستان کے مرکزی نائب امیر جناب لیاقت بلوچ نے کہا کہ تمام دینی قوانین کو تبدیل کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔ نیز سپریم کورٹ کو یہ حق حاصل نہیں کہ وہ تشریح کے عنوان پر لاقانونیت پیدا کرے۔ یہ فیصلہ قوم کے لئے قابل قبول نہیں۔ یہ غیر دانشمندانہ فیصلہ اور اس پر ڈٹ جانا یہ اپنی انا کی خاطر پوری قوم کے نظریات و احساسات کے خلاف ہے۔ انہوں نے کہا کہ ۷ر ستمبر لاہور کی گولڈن جوبلی کانفرنس میں تمام مکاتب فکر شرکت کریں۔ عدلیہ اپنے فیصلہ کو خود درست کرے۔

حضرت مولانا حامد الحق نائب مہتمم دارالعلوم حقانیہ نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور حضرت مولانا فضل الرحمٰن کا شکریہ ادا کیا کہ انہوں نے اس نازک موقع پر قوم کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کر کے متفقہ موقف اپنانے کا موقع دیا۔ اس سلسلہ میں ہم آپ کے شانہ بشانہ ہیں۔ کیونکہ یہ فیصلہ قرآن وسنت اور آئین وقانون کے خلاف ہے اور یہ بیرونی ایجنڈا ہے۔

دوسری نشست: ظہر کی نماز اور کھانے کے وقفہ کے بعد منعقد ہوئی۔ تلاوت مولانا قاضی احسان احمد نے کی۔ نعت حضرت الامیر دامت برکاتہم کے رفیق سفر جناب محمد جعفر نے پیش کی۔ مولانا قاضی احسان احمد مرکزی مبلغ کراچی نے کہا کہ امتناع قادیانیت آرڈی نینس کی رو سے قادیانی کسی قسم کی تبلیغ کر سکتے ہیں اور نہ ہی لٹریچر تقسیم کر سکتے ہیں۔ یہ آرڈی نینس جب کسی عدالت میں چیلنج نہیں کیا جاسکتا اور نہ ہی کیا گیا، لہٰذا یہ آرڈی نینس سب پر حاوی ہے۔ سپریم کورٹ نے اس کی خلاف ورزی کی۔

مولانا قاضی مشتاق احمد امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت راولپنڈی، فیصل آباد سے مولانا قاری عزیز الرحمٰن رحیمی، لاہور سے قاری علیم الدین شاکر، مجلس احرارِ اسلام کے مرکزی امیر سید کفیل شاہ بخاری، مولانا امجد خان نے مذکورہ بالا آراء و تجاویز کی بھرپور تائید کی۔

جمعیت علمائے پاکستان نورانی کے سربراہ مولانا ڈاکٹر ابوالخیر محمد زبیر نے کہا کہ اس فیصلہ نے پوری قوم کو اضطراب میں مبتلا کر دیا ہے۔ قوم اس اجلاس کا انتظار کر رہی تھی۔ اللہ پاک مجلس اور جمعیت کی مساعی جمیلہ کو قبول فرمائیں۔ آخر میں قائد جمعیت مولانا فضل الرحمٰن نے اعلامیہ پیش کیا اور فرمایا کہ ۷ر ستمبر کو یوم الفتح گولڈن جوبلی کانفرنس میں اتنا اجتماع ہو کہ عدالتیں اپنے فیصلہ کو بدلنے پر مجبور ہوجائیں۔ بصورت دیگر آئندہ لائحہ عمل کا اعلان لاہور میں کیا جائے گا۔ اسٹیج سیکریٹری کے فرائض مولانا عزیز الرحمٰن ثانی نے حضرت صاحبزادہ کی سرپرستی میں سرانجام دیئے۔

☆☆ .... ☆☆

تحریکِ ختم نبوت ۱۹۷۴ء

نتائج وعواقب

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

۱۹۷۴ء میں نشتر میڈیکل کالج ملتان کے طلباء یونین کے الیکشن ہوئے، جن میں کچھ طلباء قادیانی بھی الیکشن میں کھڑے ہوئے۔ مسلمان طلباء نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مرکزی دفتر سے ردِ قادیانیت کا لٹریچر کثیر تعداد میں لیا اور کارنر میٹنگز اور جلسوں میں لٹریچر کثیر تعداد میں تقسیم کیا، جس سے مسلم طلباء کو قادیانی عقائد وعزائم معلوم ہوئے۔ مسلمان طلباء نے قادیانیوں کو ووٹ نہ دے کر انہیں ناکام کردیا، جبکہ مسلمان طلبا کا پورا پینل جیت گیا، مسلمان طلبا نے سوات وپشاور کی سیر وتفریح اور گرمیوں کی چھٹیاں گزارنے کا پروگرام بنایا۔ چنانچہ ’’چناب ایکسپریس‘‘ پر سفر شروع کیا۔ چناب ایکسپریس جب چناب نگر (ربوہ) ریلوے اسٹیشن پر رکی۔ قادیانیوں کی عادت تھی کہ جب ٹرین آتی تو قادیانی لٹریچر تقسیم کرتے، احمدیت زندہ باد، مرزا غلام احمد کی جئے کا ہندوانہ نعرہ لگاتے، چنانچہ انہوں نے حسب عادت لٹریچر تقسیم کیا، احمدیت زندہ باد، مرزا غلام احمد کی جئے کے نعرے لگاتے۔ جبکہ نشتر میڈیکل کالج ملتان کے اسٹوڈنٹس نے مقابلہ میں ختم نبوت زندہ باد، قادیانیت مردہ باد، نعرے لگائے یہ ۲۱؍مئی ۱۹۷۴ء کا واقعہ ہے، قادیانی ربوہ میں نعرہ ہائے مستانہ برداشت نہ کرسکے، تصادم ہوتے ہوتے رہ گیا۔

مرزا طاہر جو بعد میں قادیانیوں کا چوتھا خلیفہ بنا، وہ (۱۹۷۰ء کے الیکشن میں قادیانی جماعت اور پاکستان پیپلز پارٹی کے درمیان رابطہ تھا)۔ اس دوران سابق وزیر اعظم جناب ذوالفقار علی بھٹو کو ملا اور نشتر کالج کے طلبا کی نعرہ بازی سے آگاہ کیا۔ بھٹو مرحوم قادیانی خباثتوں، فوج میں بڑے بڑے عہدوں پر فائز قادیانی سرگرمیوں سے ایجنسیوں کے ذریعہ واقف تھے۔ بھٹو مرحوم نے کہا کہ مرزا طاہر تجھ سے چند چھوکرے نہیں سنبھالے گئے؟

چنانچہ نشتر میڈیکل کالج کے طلباء کی واپسی کا پروگرام معلوم کیا تو انہیں معلوم ہوا کہ یہ طلباء اسی ٹرین پر ۲۹؍مئی (۱۹۷۴ء) کو واپس آرہے ہیں تو کچھ قادیانی نوجوان سرگودھا سے سوار ہوئے، کچھ لالیاں سے، اور کچھ شاہین آباد اور طلباء جس بوگی پر سوار تھے، اسے نشان زد کردیا، جب گاڑی ربوہ ریلوے اسٹیشن پر رکی تو قادیانی خدام الاحمدیہ کے تربیت یافتہ نوجوان سینکڑوں کی تعداد میں لاٹھیوں، ہاکیوں اور ہنٹروں سے مسلح تھے، طلباء کی بوگی کے دروازے توڑ کر طلباء پر ٹوٹ پڑے، طلباء تو اپنی اپنی سیٹوں پر سورہے تھے ان پر اچانک حملہ کرکے انہیں مار مار کر ادھ موا کردیا اور تین گھنٹہ تک طلبا کی پٹائی کرتے رہے۔ ربوہ ریلوے اسٹیشن کا اسٹیشن ماسٹر قادیانی تھا، اس نے قادیانی نوجوانوں کو کھل کر طلبا کی پٹائی کا موقع فراہم کیا۔

مجاہد تحریک ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ فرماتے ہیں کہ دوپہر کا وقت تھا اور میں قیلولہ کے لئے پلنگ پر پڑا ہی ہوا تھا کہ میرے گھر کا بغلی دروازہ زور سے کھٹکھٹایا گیا، میں نے بچوں کو کہا: دیکھو کون ہے؟ بچوں نے بتلایا کہ ایک ریلوے کا افسر ہے اور کہتا ہے کہ مولانا کو ملنا ہے اور ابھی ملنا ہے۔ میں نے کہا: لے آؤ، وہ افسر آیا، بہت پریشان، میں نے خیر خیریت معلوم کی تو اس نے بتلایا کہ آج (۲۹؍مئی) ربوہ میں یہ سانحہ بپا ہوا ہے، گاڑی تین گھنٹے کے بعد ابھی ربوہ سے روانہ ہوئی ہے۔ میں نے کہا کہ مولانا کو اطلاع کردوں۔ چنانچہ مولانا نے آناً فاناً فیصل آباد کی تاجر تنظیموں، طلبا یونینوں کے ذمہ داروں، علمائے کرام، مشائخ عظام، ہسپتالوں کے ذمہ داروں کو فون کئے آناً فاناً پورا فیصل آباد بند ہوگیا اور لوگ جوق در جوق ریلوے اسٹیشن پر جمع ہونا شروع ہوگئے، گاڑی کے آنے تک پلیٹ فارم پر پاؤں رکھنے کی جگہ نہ تھی۔ تا آنکہ خدا خدا کرکے گاڑی اسٹیشن پر پہنچی تو طلبا زخموں سے چُور کراہ رہے تھے، جو زیادہ زخمی تھے انہیں اتار لیا گیا اور جو معمولی زخمی تھے انہیں طبی امداد دے کر یعنی مرہم پٹی کرکے گاڑی کو روانہ کردیا۔ مولانا تاج محمودؒ

نے گوجرہ، ٹوبہ، شورکوٹ، خانیوال اور ملتان کی جماعتوں کو سانحہ کی اطلاع کی اور مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا محمد شریف جالندھری سے فرمایا کہ مذکورہ بالا شہروں کی جماعتوں کے ذمہ داروں کو ہدایت دیں وہ اپنے اسٹیشنوں پر طلبا کا خیر مقدم کریں، اور انہیں تسلی دلائیں کہ اس وقت تک تحریک جاری رکھیں گے جب تک تمہارے خون کے ایک ایک قطرہ کا حساب نہ لے لیں۔ چنانچہ مولانا محمد شریف جالندھریؒ نے مذکورہ بالا جماعتوں کو ہدایات جاری کیں، گاڑی جس اسٹیشن پر رکے کارکنان مجلس ان کا استقبال کریں اور تسلی دیں۔ چنانچہ جہاں جہاں گاڑی رکی۔ علمائے کرام اور جماعتی کارکنوں نے ان کا خیر مقدم کیا اور ان کی پذیرائی کی۔

مجلس عمل کی تشکیل:

ان حالات میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ حضرت مولانا سیّد محمد یوسف بنوریؒ سوات میں تھے، آپ کے سیکریٹری سردار میر عالم خان لغاریؒ سوات تشریف لے گئے اور حضرت بنوریؒ کو حالات سے آگاہ کیا، راولپنڈی میں مختلف جماعتوں کا اجلاس بلایا گیا۔ گورنمنٹ نے جماعتی راہنماؤں کو راستہ میں اتار کیا۔ پھر لاہور شیرانوالہ گیٹ اور فیصل آباد اجلاس بلائے گئے، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی امیر شیخ الاسلام حضرت مولانا سیّد محمد یوسف بنوریؒ مجلس عمل کے صدر، مولانا حافظ عبدالقادر روپڑی نائب صدر، بریلوی مکتب فکر کے ممتاز عالم دین علامہ محمود احمد رضوی ناظم اعلیٰ منتخب ہوئے، ملک بھر میں بڑے بڑے اجتماعات منعقد ہوئے۔ جن میں مرکزی قائدین حضرت بنوریؒ، علامہ محمود احمد رضوی، آغا شورش کشمیریؒ، سید مظفر علی شمسی، نوابزادہ نصراللہ خان اور دیگر حضرات نے ملک بھر میں طوفانی دورے کئے، ولولہ انگیز تقاریر ہوئیں۔ قادیانیوں کا اقتصادی و عمرانی بائیکاٹ کیا گیا۔ جس سے قادیانیت بلبلا اٹھی، حکومتی مشینری تشدد پر اتری، لیکن ناکام ہوئی۔

وزیر اعظم مستونگ کے دورہ پر گئے اور اعلان کیا کہ مسئلہ کی اہمیت کے پیش نظر یہ قضیہ قومی اسمبلی کے سپرد کیا جائے گا۔ جب وزیر اعظم نے اعلان کیا تو قادیانی جماعت نے درخواست کی کہ چونکہ یہ کیس ہمارے متعلق ہے، چنانچہ ہمیں بھی سنا جائے۔ حکومت نے حضرت مولانا مفتی محمودؒ کے مشورہ پر قومی اسمبلی کو خصوصی کمیٹی قرار دے کر مرزائی جماعتوں کو اپنا موقف پیش کرنے کا موقع فراہم کیا۔ حسن اتفاق اس وقت قومی اسمبلی میں مولانا مفتی محمودؒ، مولانا غلام غوث ہزارویؒ، مولانا عبدالحق اکوڑہ خٹک، مولانا صدرالشہید بنوں، مولانا نعمت اللہ خان کوہاٹ، علامہ شاہ احمد نورانیؒ، مولانا ظفر احمد انصاری کراچی، چوہدری ظہور الٰہی گجرات، پروفیسر غفور احمد اور دیگر قائدین حزب اختلاف نے قادیانیوں کا بھرپور تعاقب کیا۔ قادیانیت چیخ اٹھی اور قادیانی جماعت کے سربراہ مرزا ناصر احمد نے کہا کہ میں مولویوں کے سوالوں کا جواب نہیں دوں گا، حزب اقتدار اور حزب اختلاف نے متفقہ طور پر اس وقت کے اٹارنی جنرل جناب یحییٰ بختیار ایڈووکیٹ مقرر کئے، مجلس نے اپنی ساری لائبریری ملتان سے اسلام آباد گورنمنٹ لاجز میں مولانا مفتی محمودؒ کے کمرہ میں منتقل کردی۔ مجلس کے زعما اٹارنی جنرل جناب یحییٰ بختیار ایڈووکیٹ کو رات کو تیاری کراتے اور دن کو اٹارنی جنرل ایوان میں گرجتا۔ واقعہ یہ ہے کہ اٹارنی جنرل نے امت کی وکالت کا حق ادا کر دیا۔

ملت اسلامیہ کا موقف:

مرزا ناصر نے اپنی جماعت کا موقف پیش کیا۔ اس کے مقابلہ میں ’’ملت اسلامیہ کا موقف‘‘ تیار کیا گیا۔ اس کی تیاری میں مولانا تاج محمودؒ، مولانا سمیع الحقؒ، مولانا سید نفیس الحسینیؒ، مولانا مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہ، مولانا محمد حیاتؒ اور دیگر زعماء نے حصہ لیا۔ کتابت کے لئے حضرت نفیس الحسینیؒ اپنے شاگردوں کی ایک جماعت لے کر تشریف لائے۔ ’’ملت اسلامیہ کا موقف‘‘ کا جتنا مسودہ تیار ہوتا اتنا حضرت شاہ صاحبؒ کو دے دیا جاتا وہ تحریر کرا دیتے۔ چنانچہ آناً فاناً کتاب تیار ہوگئی۔ مجلس نے اپنے مصارف سے شائع کی۔ حزب اختلاف کی طرف سے مولانا مفتی محمودؒ نے حرفاً حرفاً اراکین اسمبلی کو پڑھ کر سنایا، جبکہ لاہوری گروپ کے محضر نامہ کا جواب مولانا غلام غوث ہزارویؒ، مولانا عبدالحکیم نے تیار کیا اور مولانا عبدالحکیم نے اراکین اسمبلی کو پڑھ کر سنایا، جس سے مرزائیوں کے دونوں گروپوں کے کفریہ عقائد سامنے آگئے۔

غرضیکہ ایوان میں مذکورہ بالا ایم این ایز نے اور اسمبلی سے باہر حضرت بنوریؒ، نوابزادہ نصراللہ خان، علامہ احسان الٰہی ظہیرؒ، آغا شورش کشمیریؒ، مولانا محمد شریف جالندھریؒ، علامہ عبدالستار خان نیازی، مولانا تاج محمود، مولانا فضل رسول حیدر، مولانا مفتی زین العابدین، مولانا صاحبزادہ افتخار الحسن شاہ، مولانا محمد شاہ امروٹی، سائیں عبدالکریم بیر شریف سمیت ہزاروں علمائے کرام نے اپنے آپ کو تحریک کی کامیابی کے لئے

وقف کردیا۔ اخبارات و رسائل نے بھی تحریک کے مطالبات کو اجاگر کیا۔ طلباء تنظیموں جمیعت طلباء اسلام، اسلامی جمیعت طلباء، انجمن طلبا اسلام اور دیگر طلباء تنظیموں نے نوجوانوں کو تحریک کے لئے تیار کیا۔ غرضیکہ قادیانی جماعت کے سربراہ مرزا ناصر احمد کو گیارہ دن، لاہوری گروپ کے صدرالدین اور عمر عبدالمنان کو دو دن دیئے گئے، نوے دن کی بھرپور تحریک پر ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کو متفقہ آئینی ترمیم کے ذریعہ قادیانیوں کو کافر قرار دیا گیا اور ربوہ کو کھلا شہر قرار دیا گیا۔

آئینی ترمیم کا بل اس وقت کے وزیر قانون جناب عبدالحفیظ پیرزادہ نے پیش کیا۔ جسے حزب اقتدار و اختلاف کی تمام جماعتوں نے متفقہ طور پر منظور کیا۔ اس فیصلہ کا پوری دنیا کے مسلمانوں نے بالعموم اور پاکستان کے مسلمانوں نے بالخصوص خیر مقدم کیا۔

کئی ایک اسلامی ممالک نے اس فیصلہ کی تائید میں اپنے ہاں قادیانیوں کو کافر قرار دیا۔ نیز کئی ایک اسلامی ممالک نے اپنے ہاں ان کا داخلہ بند کردیا۔

ربوہ کھلا شہر قرار دیا گیا اور لو انکم اسکیم کے تحت دریائے چناب کے کنارے مسلم کالونی بنائی گئی۔ جس میں نو کنال کا ٹکڑا مسجد کے لئے رکھا گیا۔ جہاں الحمدللہ! عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے مسجد، مدرسہ اور اپنے دفاتر بنائے۔

۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کے اس فیصلہ کو پچاس سال گزرنے پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے ۷ ستمبر ۲۰۲۴ء کو یوم الفتح گولڈن جوبلی کے طور پر منانے کا فیصلہ کیا۔ اس کی کامیابی کے لئے بھرپور تیاریاں جاری ہیں۔☆☆

قاری محمد اسحاق ہوشیار پوریؒ کی رحلت

قاری محمد اسحاق ہوشیار پوریؒ نے فاضل دیوبند مولانا قاری محمد ابراہیمؒ کے ہاں ۳ جولائی ۱۹۵۱ء کو آنکھ کھولی۔ آپ کے ننہال چک نمبر ۵ ۴۵ ڈاہرانوالہ روڈ چشتیاں کے رہنے والے تھے۔ آپ کی پیدائش ننہال میں ہوئی۔ آپ کے والد محترم قیام پاکستان کے بعد ملتان آگئے تو اس طرح آپ کا بچپن ملتان میں گزرا اور آپ نے قرآن پاک امام القراء حضرت مولانا قاری رحیم بخشؒ پانی پتی سے حفظ کیا اور تجوید قرأت سبعہ عشرہ بھی حضرت قاری صاحبؒ سے پڑھیں۔ حفظ اور تجوید و قرأت کے بعد آپ جامعہ میں ہی درجہ کتب میں داخل ہوگئے۔ جامعہ خیر المدارس ملتان کے شیوخ حدیث مولانا علامہ محمد شریف کشمیریؒ، حضرت مولانا مفتی محمد عبداللہ ملتانیؒ، حضرت مولانا مفتی عبدالستارؒ بڑے اساتذہ کرام میں سے تھے۔ راقم نے ایک سال ۱۹۷۴ء میں حضرت قاری صاحبؒ کی رفاقت و معیت میں گزارا۔ جلالین شریف ہم نے حضرت مولانا عتیق الرحمٰن فیروز پوریؒ مختصر المعانی، حضرت مولانا محمد صدیقؒ سلم العلوم بعدازاں قصیدہ بردہ شریف حضرت الشیخ مولانا نذیر احمدؒ (بانی جامعہ امدادیہ فیصل آباد)، ہدایہ ثالثہ حضرت مولانا منظور احمدؒ، فلسفہ کی کتاب ہدیہ سعیدیہ حضرت مولانا مفتی محمد اسحاق (نوراللہ مراقدہم) سے پڑھیں۔ راقم اگلے سال مشکوٰۃ شریف پڑھنے کے لئے جامعہ باب العلوم کہروڑ پکا چلا گیا۔ جامعہ میں شیخ الحدیث حضرت مولانا علامہ محمد شریف کاشمیریؒ تھے جو بخاری شریف پڑھایا کرتے تھے، جبکہ مسلم شریف حضرت مولانا مفتی عبدالستارؒ پڑھاتے تھے دیگر کتب کا مجھے علم نہیں کہ کس نے پڑھائیں۔ علوم نبویہ سے فراغت کے بعد جامعہ میں حفظ و قرأت کے استاذ مقرر ہوگئے۔ حضرت قاری رحیم بخشؒ پانی پتی کا معمول یہ تھا کہ اپنے شاگردوں کی مکمل نگرانی و سرپرستی فرماتے۔ فراغت کے بعد بھی ان سے کام لیتے رہتے، چنانچہ کتب کی تعلیم کے زمانہ میں بھی ان سے نگرانی کا کام لیتے رہے، تو تقریباً نصف صدی سے زائد نگرانی و تعلیم و تدریس کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔ سینکڑوں حفاظ و قراء نے آپ سے حفظ کیا۔ تجوید و قرأت پڑھی گردان کی۔ اس طرح انہوں نے نصف صدی سے زائد قرآن پاک کی خدمت سرانجام دی۔ ۳ جولائی ۲۰۲۴ء کو ان کا انتقال ہوا۔ نماز جنازہ کی امامت جامعہ کے مہتمم حضرت مولانا قاری محمد حنیف جالندھری دامت برکاتہم نے کرائی۔ جنازہ میں ہزاروں علمائے کرام، حفاظ، قراء اور آپ کے تلامذہ نے شرکت کی اور آپ کو مقبرۃ الخیر جامعہ خیر المدارس میں سپرد خاک کیا گیا۔

اللّٰھم اغفرلہ وارحمہ واعف عنہ وعافہ۔ (مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی)

قادیانی مذہب کی حقیقت

حضرت مولانا مفتی نظام الدین شامزئی شہیدؒ

قادیانیوں نے اپنے مذہبی عقائد کو چھپانے کیلئے مختلف اصطلاحات استعمال کرنے کا وطیرہ اپنایا ہوا ہے۔ وہ عام طور پر مسلمانوں کے سامنے قادیانی مذہب کے بانی مرزا غلام احمد قادیانی کو مسیح موعود، امام مہدی، ظلی و بروزی نبی کے روپ میں پیش کرتے ہیں جبکہ خود مرزا غلام احمد قادیانی اپنے آپ کو اپنی کتابوں میں اس سے بھی بڑھ کر قرار دیتے ہیں۔ شہید اسلام مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ نے اس سلسلے میں قادیانیوں کا سب سے اہم عقیدہ یہ لکھا ہے کہ وہ مرزا غلام احمد قادیانی کو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سمجھتے ہیں۔ شہید اسلام مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کی تحقیق کے مطابق قادیانیوں کے اہم عقائد درج ذیل ہیں:

محمد رسول اللہ کا قادیانی تصور:

قادیانی مذہب کے بانی مرزا غلام احمد قادیانی کا دعویٰ ہے کہ وہ (نعوذ باللہ) درحقیقت محمد رسول اللہ ہے۔ چنانچہ مرزا غلام احمد قادیانی خود اپنے بارے میں لکھتے ہیں:

”محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینھم“ اس وحی الٰہی میں میرا نام محمد رکھا گیا ہے اور رسول بھی۔“ (ایک غلطی کا ازالہ صفحہ 4)

قادیانی عقیدے کے مطابق حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا دوبارہ دنیا میں آنا مقدر تھا، پہلی بار آپ مکہ مکرمہ میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شکل میں آئے اور دوسری بار قادیان میں مرزا غلام احمد قادیانی کی شکل میں آئے۔ ملاحظہ فرمائیے:

”اور جان کہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جیسا کہ پانچویں ہزار میں مبعوث ہوئے (یعنی چھٹی صدی مسیحی میں) ایسا ہی مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) کی بروزی صورت اختیار کر کے چھٹے ہزار (یعنی انیسویں صدی مسیحی) کے آخر میں مبعوث ہوئے۔“ (خطبہ الہامیہ صفحہ 180)

”آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دو بعث (یعنی بعثت) ہیں یا بہ تبدیل الفاظ یوں کہہ سکتے ہیں کہ ایک بروزی رنگ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دوبارہ آنا دنیا میں وعدہ دیا گیا تھا، جو مسیح موعود اور مہدی معہود (یعنی مرزا غلام احمد قادیانی) کے ظہور سے پورا ہوا۔“ (تحفہ گولڑویہ صفحہ 94)

”اور خدا نے مجھ پر اس رسول کریم کا فیض نازل فرمایا اور اس کو کامل بنایا، اور اس نبی کریم کے لطف اور جود کو میری طرف کھینچا، یہاں تک کہ میرا وجود اس کا وجود ہو گیا، پس وہ جو میری جماعت میں داخل ہوا، درحقیقت میرے سردار خیر المرسلین کے صحابہ میں داخل ہوا۔ اور یہی معنی آخرین منھم کے لفظ کے بھی ہیں۔ جیسا کہ سوچنے والوں پر پوشیدہ نہیں اور جو شخص مجھ میں اور مصطفی میں تفریق کرتا ہے اس نے مجھ کو نہیں دیکھا ہے اور نہیں پہچانا ہے۔“ (خطبہ الہامیہ صفحہ 171)

”اور چونکہ مشابہت تامہ کی وجہ سے مسیح موعود (مرزا قادیانی) اور نبی کریم میں کوئی دوئی باقی نہیں رہی۔ حتیٰ کہ ان دونوں کے وجود بھی ایک وجود کا ہی حکم رکھتے ہیں، جیسا کہ خود مسیح موعود نے فرمایا کہ ”صار وجودی وجودہ“ (دیکھو خطبہ الہامیہ صفحہ ۱۷۱) اور حدیث میں بھی آیا ہے کہ حضرت نبی کریم نے فرمایا کہ مسیح موعود میری قبر میں دفن کیا جاوے گا، جس سے یہی مراد ہے کہ وہ میں ہی ہوں، یعنی مسیح موعود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے الگ کوئی چیز نہیں ہے، بلکہ وہی ہے جو بروزی رنگ میں دوبارہ دنیا میں آئے گا...... تو اس صورت میں کیا اس بات میں کوئی شک رہ جاتا ہے کہ قادیان میں اللہ تعالیٰ نے پھر محمد صلعم کو اتارا۔“ (کلمۃ الفصل ۱۰۴ ص ۱۰۵ مولفہ مرزا بشیر احمد مندرجہ ریویو آف ریلیجنز قادیان، مارچ و اپریل ۱۹۱۵ء)

قادیانیوں نے اپنے اخبارات میں کھلم کھلا مرزا غلام احمد کے حوالے سے لکھا کہ:

”حقیقت کھلی بعثت ثانی کی ہم پر
کہ جب مصطفی میرزا بن کے آیا“

(اخبار الفضل قادیان ۲۸/ مئی ۱۹۲۸ء)

رسول مدنی کے مقابلے میں قادیانیوں نے رسول قدنی کی اصطلاح گھڑی، درج ذیل اشعار

اس کا ثبوت ہیں:

"اے مرے پیارے مری جان رسول قدنی
تیرے صدقے تیرے قربان رسول قدنی
پہلی بعثت میں محمد ہے تو اب احمد ہے
تجھ پہ پھر اترا ہے قرآن رسول قدنی"

(اخبار الفضل قادیان۔۱۶/اکتوبر ۱۹۲۲ء)

شہید اسلام مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ لکھتے ہیں کہ جب یہ قادیانی عقیدہ ٹھہرا کہ مرزا غلام احمد قادیانی کا وجود بعینہٖ محمد رسول اللہ کا وجود ہے، اور یہ کہ مرزا صاحب کا روپ دھار خود محمد رسول اللہ ہی دوبارہ قادیان میں آئے ہیں تو یہ قادیانی عقیدہ بھی ضروری ہوا کہ محمد رسول اللہ کے تمام کمالات و امتیازات بھی مرزا صاحب کی طرف منتقل ہوگئے ہیں۔ چنانچہ ملاحظہ ہو:

"جب کہ میں بروزی طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہوں اور بروزی رنگ میں تمام کمالات محمدی مع نبوت محمدیہ کے میرے آئینہ ظلیت میں منعکس ہیں تو پھر کون سا الگ انسان ہوا جس نے علیحدہ طور پر نبوت کا دعویٰ کیا؟"

(ایک غلطی کا ازالہ ص۱۰)

"خدا تعالیٰ کے نزدیک حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کا وجود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی وجود ہے یعنی خدا کے دفتر میں حضرت مسیح موعود اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آپس میں کوئی دوئی یا مغایرت نہیں رکھتے بلکہ ایک ہی شان، ایک ہی مرتبہ اور ایک ہی منصب اور ایک ہی نام رکھتے ہیں گویا لفظوں میں باوجود دو ہونے کے ایک ہی ہیں۔"

(اخبار الفضل قادیان جلد ۳، شمارہ ۳۷ مورخہ ۱۶ ستمبر ۱۹۱۵ء بحوالہ قادیانی مذہب ص۲۰۷ ایڈیشن نہم لاہور)

"گزشتہ مضمون مندرجہ الفضل مورخہ ۱۶/ مورخہ میں، میں نے بفضلِ الٰہی اس بات کو پایہ ثبوت تک پہنچایا ہے کہ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) باعتبار نام، کام، آمد، مقام، مرتبہ کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی وجود ہیں، یا یوں کہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جیسا کہ (دنیا کے) پانچویں ہزار میں مبعوث ہوئے تھے ایسا ہی اس وقت جمیع کمالات کی ساتھ مسیح موعود کی بروزی صورت میں مبعوث ہوئے ہیں۔" (الفضل مورخہ ۲۸/اکتوبر ۱۹۱۵ء بحوالہ قادیانی مذہب ص:۲۰۹ ایڈیشن نہم، لاہور)

مرزا غلام احمد کو خاتم النبیین سمجھنا:

شہید اسلام مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ لکھتے ہیں کہ جب قادیانی عقیدے کے مطابق محمد رسول اللہ کی قادیانی بعثت، جو مرزا غلام احمد قادیانی کی بروزی شکل میں ہوئی، بعینہٖ محمد رسول اللہ کی بعثت ہے تو مرزا قادیانی بروزی طور پر خاتم النبیین بھی ہوا۔ ملاحظہ ہو:

"میں بارہا بتلا چکا ہوں کہ میں بموجب آیت "وآخرین منھم لما یلحقوا بھم" بروزی طور پر وہی نبی خاتم الانبیاء ہوں، اور خدا نے آج سے بیس برس پہلے براہین احمدیہ میں میرا نام محمد اور احمد رکھا ہے، اور مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی وجود قرار دیا ہے۔"

(ایک غلطی کا ازالہ ص:۱۰)

"مبارک وہ جس نے مجھے پہچانا، میں خدا کی سب راہوں میں سے آخری راہ ہوں، اور میں اس کے سب نوروں میں سے آخری نور ہوں۔ بدقسمت ہے وہ جو مجھے چھوڑتا ہے کیونکہ میرے بغیر سب تاریکی ہے۔"

(کشتی نوح ص۵۶ طبع اول قادیان ۱۹۰۲ء)

مرزا قادیانی کو تمام رسولوں سے افضل سمجھنا:

مرزا غلام احمد قادیانی اپنے آپ کو تمام رسولوں سے افضل سمجھتے تھے۔ وہ خود لکھتے ہیں:

"آسمان سے کئی تخت اترے مگر تیرا تخت سب سے اونچا بچھایا گیا۔"

(مرزا کا الہام، مندرجہ تذکرہ طبع دوم ص۳۴۶)

"کمالات متفرقہ جو تمام دیگر انبیاء میں پائے جاتے تھے وہ سب حضرت رسول کریمؐ میں ان سے بڑھ کر موجود تھے اور وہ سارے کمالات حضرت رسول کریمؐ سے ظلی طور پر ہم کو (یعنی مرزا غلام احمد قادیانی کو) عطا کئے گئے اور اسی لئے ہمارا نام آدم، ابراہیم، موسیٰ، نوح، داؤد، یوسف، سلیمان، یحییٰ، عیسیٰ وغیرہ ہے...... پہلے تمام انبیاء ظل تھے نبی کریم کی خاص خاص صفات میں اور اب ہم ان تمام صفات میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ظل ہیں۔"

(ملفوظات جلد سوم ص۲۷۰، مطبوعہ ربوہ)

محمد عربی ﷺ کا کلمہ پڑھنے والے کافر:

شہید اسلام مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ اس عنوان پر روشنی ڈالتے ہوئے لکھتے ہیں کہ جب یہ قادیانی عقیدہ ٹھہرا کہ مرزا غلام احمد قادیانی اپنی شان میں محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر ہے (نعوذ باللہ، نقل کفر کفر نہ باشد) تو یہ بھی ضروری ہوا محمد عربی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کلمہ پڑھنے والے مسلمان نہ ہوں، گویا مرزا قادیانی کے بغیر یہ کلمہ طیبہ "لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ" باطل ٹھہرے، چنانچہ مرزا غلام احمد قادیانی کے بیٹے مرزا بشیر احمد ایم اے لکھتے ہیں:

"اب معاملہ صاف ہے، اگر نبی کریم کا

انکار کفر ہے تو مسیح موعود (یعنی مرزا غلام احمد قادیانی) کا انکار بھی کفر ہونا چاہئے کیونکہ مسیح موعود نبی کریمؐ سے الگ کوئی چیز نہیں ہے بلکہ وہی ہے اور اگر مسیح موعود کا منکر کافر نہیں تو نعوذ باللہ نبی کریم کا منکر بھی کافر نہیں کیونکہ یہ کس طرح ممکن ہے کہ پہلی بعثت میں تو آپ کا انکار کفر ہو مگر دوسری بعثت میں‘ جس میں بقول حضرت مسیح موعود آپ کی روحانیت اقویٰ اور اکمل اور اشد ہے‘ آپ کا انکار کفر نہ ہو۔“ (کلمۃ الفصل ص ۱۴۶‘ ۱۴۷ مندرجہ ریویو آف ریلیجنز‘ مارچ واپریل ۱۹۱۵ء)

”ہر ایک ایسا شخص جو موسیٰ کو تو مانتا ہے مگر عیسیٰؑ کو نہیں مانتا‘ یا عیسیٰ کو مانتا ہے مگر محمد کو نہیں مانتا اور یا محمدؐ کو مانتا ہے پر مسیح موعودؑ کو نہیں مانتا‘ وہ نہ صرف کافر بلکہ پکا کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔“ (کلمۃ الفصل ص ۱۱۰)

قادیانی جماعت کے سابقہ سربراہ اور مرزا غلام احمد قادیانی کے بیٹے مرزا بشیر الدین محمود اپنی مختلف کتابوں میں لکھتے ہیں:

”کل مسلمان جو حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) کی بیعت میں شامل نہیں ہوئے خواہ انہوں نے حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) کا نام بھی نہیں سنا‘ وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔“ (آئینہ صداقت ص ۳۵)

”ہمارا یہ فرض ہے کہ ہم غیر احمدیوں کو مسلمان نہ سمجھیں اور ان کے پیچھے نماز نہ پڑھیں‘ کیونکہ ہمارے نزدیک وہ خدا کے ایک نبی کے منکر ہیں‘ یہ دین کامل ہے‘ اس میں کسی کا اپنا اختیار نہیں کہ کچھ کر سکے۔“ (انوار خلافت ص ۹۰)

قادیانی کلمہ:

ان عقائد کی روشنی میں قادیانیوں نے لازمی طور پر کلمہ طیبہ کے مفہوم میں بھی کوئی تبدیلی کی ہوگی۔ شہید اسلام مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ نے مفہوم کی اس تبدیلی پر روشنی ڈالتے ہوئے لکھا ہے کہ یہ بھی ضروری ہوا کہ کلمہ ”لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ“ کے مفہوم میں مرزا قادیانی کو داخل کیا جائے۔ چنانچہ ملاحظہ ہو:

”ہاں حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کے آنے سے (کلمہ کے مفہوم میں) ایک فرق ضرور پیدا ہو گیا ہے‘ اور وہ یہ ہے کہ مسیح موعود (مرزا قادیانی کی بعثت) سے پہلے تو ”محمد رسول اللہ“ کے مفہوم میں صرف آپ سے پہلے گزرے ہوئے انبیاء شامل تھے‘ مگر مسیح موعود (مرزا قادیانی) کی بعثت کے بعد ”محمد رسول اللہ“ کے مفہوم میں ایک اور رسول کی زیادتی ہو گئی‘ لہٰذا مسیح موعود کے آنے سے نعوذ باللہ ”لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ“ کا کلمہ باطل نہیں ہوتا بلکہ اور بھی زیادہ شان سے چمکنے لگ جاتا ہے (کیونکہ زیادہ شان والا نبی مرزا قادیانی اس کے مفہوم میں داخل ہو گیا...... ہاں مرزا کے بغیر یہ کلمہ مہمل‘ بے کار اور باطل رہا اسی وجہ سے مرزا کے بغیر اس کلمہ کو پڑھنے والے کافر‘ بلکہ پکے کافر ٹھہرے...... ناقل) غرض اب بھی اسلام میں داخل ہونے کے لئے یہی کلمہ ہے صرف فرق اتنا ہے کہ مسیح موعود (مرزا قادیانی) کی آمد نے ”محمد رسول اللہ“ کے مفہوم میں ایک رسول کی زیادتی کر دی ہے۔“

(کلمۃ الفصل ص ۱۵۸ مولفہ مرزا بشیر احمد قادیانی)

شہید اسلام مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ لکھتے ہیں کہ قادیانی مذہب میں کلمہ کے الفاظ تو وہی باقی رکھے گئے ہیں جو الفاظ مسلمانوں کے کلمہ کے ہیں مگر قادیانی عقیدے نے کلمہ کا مفہوم تبدیل کر لیا‘ مسلمانوں کے کلمہ میں ”محمد رسول اللہ“ سے مراد محمد عربی ہیں صلی اللہ علیہ وسلم اور قادیانی کلمہ میں محمد رسول اللہ سے مراد بعثت ثانیہ کا بروزی مظہر مرزا غلام احمد قادیانی ہیں۔ چنانچہ مرزا غلام احمد قادیانی کے بیٹے مرزا بشیر احمد ایم اے لکھتے ہیں:

”علاوہ اس کے اگر ہم بفرض محال یہ بات مان بھی لیں کہ کلمہ شریف میں نبی کریمؐ کا اسم مبارک اس لئے رکھا گیا ہے کہ آپ آخری نبی ہیں تو تب بھی کوئی حرج واقع نہیں ہوتا اور ہم کو نئے کلمہ کی ضرورت پیش نہیں آتی‘ کیونکہ مسیح موعود نبی کریم سے کوئی الگ چیز نہیں ہے جیسا کہ وہ خود فرماتا ہے: ”صار وجودی وجودہ“ (میرا وجود بعینہٖ محمد رسول اللہ کا وجود ہے...... ترجمہ از ناقل) نیز ”من فرق بینی وبین المصطفی فما عرفنی ومارئ“ (جس نے میرے درمیان اور مصطفیٰ کے درمیان تفریق کی‘ اس نے مجھے نہیں پہچانا اور نہ دیکھا...... ترجمہ از ناقل) اور یہ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ تھا کہ وہ ایک دفعہ اور خاتم النبیین کو دنیا میں مبعوث کرے گا‘ جیسا کہ آیت: ”آخرین منہم“ سے ظاہر ہے پس مسیح موعود (مرزا قادیانی) خود محمد رسول اللہ ہے‘ جو اشاعت اسلام کے لئے دوبارہ دنیا میں تشریف لائے‘ اس لئے ہم کو کسی نئے کلمہ کی ضرورت نہیں‘ ہاں اگر محمد رسول اللہ کی جگہ کوئی اور آتا تو ضرورت پیش آتی...... فتدبروا۔“

(کلمۃ الفصل ص: ۱۵۸)

مرزا غلام احمد قادیانی لکھتے ہیں:

”وہ دین‘ دین نہیں اور نہ وہ نبی‘ نبی ہے جس کی متابعت سے انسان خدا تعالیٰ سے اس قدر

نزدیک نہیں ہوسکتا کہ مکالمات الٰہیہ (یعنی نبوت......ناقل) سے مشرف ہوسکے‘ وہ دین لعنتی اور قابل نفرت ہے جو یہ سکھلاتا ہے کہ صرف چند منقولی باتوں پر (یعنی شریعت محمدیہ پر جو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے...... ناقل) انسانی ترقیات کا انحصار ہے اور وحی الٰہی آگے نہیں بلکہ پیچھے رہ گئی ہے...... سو ایسا دین بہ نسبت اس کے کہ اس کو رحمانی کہیں شیطانی کہلانے کا زیادہ مستحق ہے۔“

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۱۳۸‘۱۳۹)

”یہ کس قدر لغو اور باطل عقیدہ ہے کہ ایسا خیال کیا جائے کہ بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وحی الٰہی کا دروازہ ہمیشہ کے لئے بند ہوگیا ہے اور آئندہ کو قیامت تک اس کی کوئی بھی امید نہیں‘ صرف قصوں کی پوجا کرو‘ پس کیا ایسا مذہب کچھ مذہب ہوسکتا ہے جس میں براہ راست خدا تعالیٰ کا کچھ بھی پتہ نہیں لگتا...... میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اس زمانے میں مجھ سے زیادہ بیزار ایسے مذہب سے اور کوئی نہ ہوگا (دریں چہ شک؟ ناقل) میں ایسے مذہب کا نام شیطانی مذہب رکھتا ہوں نہ کہ رحمانی۔“

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۱۸۳)

شہید اسلام مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ لکھتے ہیں کہ یہ ہے قادیانی مذہب کی حقیقت کہ اگر مرزا قادیانی کو نبی مانو تو ٹھیک‘ ورنہ مذہب اسلام کو مردہ‘ لعنتی‘ شیطانی اور قابل نفرت کی گالی دی جائے‘ اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت و نبوت سے بھی انکار کردیا جائے۔ اللہ تعالیٰ کسی کو عقل وایمان سے محروم نہ فرمائیں۔

☆☆ .... ☆☆

حضرت مولانا سیّد محمد یوسف بنوری نوراللہ مرقدہ کو خراجِ تحسین

تحریک ہائے ختم نبوت (1953ء و 1974ء) کے سرکردہ و معروف شیعہ رہنما، امیر شریعت حضرت مولانا سیّد عطاء اللہ شاہ بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ کے صحبت و تربیت یافتہ جناب سیّد مظفر علی شمسیؒ قائدِ تحریکِ ختم نبوت، فاتح قادیانیت، محدّث العصر حضرت علامہ سیّد محمد یوسف بنوری نوراللہ مرقدہ کو خراجِ تحسین پیش کرتے ہیں:

”ہم تو اس سیّد (بنوری رحمۃ اللہ علیہ) کی قیادت میں یہاں پہنچے ہیں!“

”1953ء میں ایک سیّد (سیّد عطاء اللہ شاہ بخاریؒ) نے مجھے کراچی بھیجا تھا، اور آج 1974ء میں ایک سیّد (علامہ سیّد محمد یوسف بنوریؒ) ہمیں لے کر یہاں پہنچے ہیں۔ اُس وقت بھی سیّد ہمارا سالار تھا، آج بھی ایک سیّد ہمارا سالارِ قافلہ ہے اور یہ جب گھر سے نکلے تھے تو میں نے ان سے پوچھا تھا کہ حضرت! مجھے یہ بتایئے کہ آپ کہاں جارہے ہیں؟ تو یہ ایک ایسا انسان؛ ایک ایسا بزرگ؛ سنیے، علمائے کرام! آپ قابلِ فخر ہیں۔ اِس دور کے علمائے کرام! اللہ نے آپ کو ایک نعمت دی ہے۔ اس دور میں جو شخص 30 سال تک حجرہ نشین رہا، گوشہ نشین رہا، قرآن پڑھاتا رہا، کہیں باہر نہ نکلا، اُسے آج کیا ہوگیا، کیوں باہر نکل آیا؟ کیا بات تھی، کیوں باہر نکل آیا؟ یہ کس کی کشش تھی، جو باہر لے کے آگئی؟ یہ کون سا معاملہ تھا کہ باہر آگیا؟ کون سی مصیبت تھی کہ باہر آگیا؟ میں نے پوچھا، تو فرمایا: مجھے کیوں پوچھتے ہو؟ میرے دادا حُسین (رضی اللہ عنہ) کو پوچھو، وہ کیوں باہر آیا؟ وہ جو باہر آیا تھا۔ جب دین پر مصیبت آتی ہے، جب دین پر اُفتاد پڑتی ہے، تو حجروں سے باہر نکلنا پڑتا ہے، حجروں سے باہر آنا پڑتا ہے۔ اور پھر یہ آئے۔ بنوریؒ صاحب آئے۔ بعض اخباروں میں پچھلی دفعہ ان کے متعلق کچھ فقرے لکھے تھے، لکھے تھے ناں؟ اور کہا تھا کہ یہ ہندُستان کے ایجنٹ ہیں۔ میں نے کہا تھا: دیکھو! عذاب کو حاصل نہ کرو۔ تم عذاب کو دعوت دے رہے ہو۔ ہائے! ہندستان کے ایجنٹ ایسے ہوتے ہیں؟ یہ فقیر، گوشہ نشین، بوریا نشین، یہ نورانی چہرہ، سفید ریش! دیکھو، خدا کی قسم! میں اپنے اعتقاد کے طور پر کہتا ہوں کہ یہ انسان اگر کربلا میں ہوتا تو حُسین (رضی اللہ عنہ) کے ساتھ شہید ہوتا۔ اور جنگِ اُحد میں ہوتا تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ زخمی ہوتا۔ اِس انسان کی قیادت میں ہم نے یہ تحریک جاری کر رکھی ہے۔ ہم اِس کی قیادت میں آگے بڑھ رہے ہیں۔“ [بتاریخ: 6-ستمبر-1974ء، بمقام: راجہ بازار، راولپنڈی]

{بحوالہ: مشاہیر کے خطباتِ ختم نبوت، ص: 211، شائع کردہ: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، ملتان}

انتخاب: ابوالحسین محمد قاسم، کراچی

قادیانیوں کے حق میں سپریم کورٹ کا

غیر منصفانہ فیصلہ

حضرت مولانا عبدالحق خان بشیر نقشبندی مدظلہ

قسط:۴

چیف جسٹس کا آیت ’’لَاۤ اِكْرَاهَ فِی الدِّیْنِ‘‘ سے غلط استدلال:

مجھے بڑے دکھ سے یہ کہنا پڑ رہا ہے کہ جناب چیف جسٹس کا اس کیس کے اندر صرف رویہ ہی نامناسب نہیں ہے بلکہ انہوں نے اپنے غلط فیصلہ کے لئے قرآنی آیات سے بھی جو استدلال کیا ہے، اہل علم کے نزدیک اصول شرعیہ کی روشنی میں وہ تفسیر بالرائے ہے جو یا تو جہالت کے زمرہ میں آتی ہے یا تحریف قرآن شمار ہوتی ہے، کیونکہ عام طور پر عقل پرست اور منکرین حدیث قرآنی آیات سے ایسے استدلال ہی کرتے ہیں، جناب چیف جسٹس اپنے فیصلہ میں فرماتے ہیں کہ: عقائد کے معاملہ میں عدالتوں کو ہمیشہ احتیاط سے کام لینا چاہئے، کیونکہ اسلامی عقائد کی بنیاد اس آیت پر ہے۔ اس کے بعد انہوں نے سورۂ بقرہ کی آیت نمبر ۲۵۶ کا حوالہ دیا ہے، اس آیت کریمہ میں اللہ رب العزت ارشاد فرماتے ہیں: ’’لَاۤ اِكْرَاهَ فِی الدِّیْنِ‘‘ (البقرہ:۲۵۶) دین میں کوئی جبر نہیں۔ ’’قَدْ تَّبَیَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَیِّ‘‘ (البقرہ:۲۵۶) کیونکہ ہدایت اپنی واضح صورت میں ظاہر ہو چکی ہے اور یہ ہدایت سرکشی اور جہالت پر غالب آچکی ہے، اگر اس آیت سے جناب چیف جسٹس وہ استدلال کر رہے ہیں جو میں سمجھ رہا ہوں تو واللہ! اس استدلال کو کوئی ہوش مند اور باشعور مسلمان قبول نہیں کر سکتا، میں اس آیت سے جناب چیف جسٹس کا جو استدلال سمجھ رہا ہوں وہ یہ ہے کہ دین کے اندر کسی قسم کا جبر نہیں ہے، اس لئے قادیانی اگر اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں تو انہیں قانونی ذریعہ سے بھی روکنا اِكْرَاهَ فِی الدِّیْنِ ہے۔ قادیانی اگر معاذاللہ قرآن مجید کے اندر تحریف کے مرتکب ہو رہے ہیں تو ان کے خلاف ایف آئی آر درج کرانا بھی اِكْرَاهَ فِی الدِّیْنِ ہے۔ قادیانی اگر توہین قرآن یا توہین رسالت کے جرم میں ملوث ہیں تو ان کے خلاف قانونی کارروائی کرنا بھی اِكْرَاهَ فِی الدِّیْنِ ہے۔ قادیانی اگر اعلانیہ قانون شکنی کر رہے ہیں تو انہیں قانونی طریقہ سے روکنا بھی اکراہ فی الدین ہیں۔ اور قرآن اس جبر سے روکتا ہے، کیونکہ اسلام کے اندر اس جبر کی کوئی گنجائش موجود نہیں ہے۔

’’اِكْرَاهَ فِی الدِّیْنِ‘‘ میں تمام ریاستی ادارے ملوث ہیں:

اگر جناب چیف جسٹس کا اس آیت سے استدلال یہی ہے اور ان کے الفاظ سے ظاہر ہوتا ہے کہ ان کا استدلال یہی ہے کیونکہ وہ اس کی دعوت پبلک اور عوام کو نہیں دے رہے، بلکہ عدالتوں کو یہ اصول اور ضابطہ دے رہے ہیں کہ عدالتیں مذہبی مقدمات اور عقائد و نظریات کے کیسوں میں قرآن مجید کی اس آیات کو سامنے رکھیں۔ میں حیران ہوں کہ وہ اس استدلال کے ذریعہ ریاست اور عوام کو کس ڈگر پر لے جانا چاہتے ہیں؟ وہ عدالتوں کو آخر کس احتیاط کی دعوت دے رہے ہیں؟ وہ حکومت، ریاستی انتظامیہ اور عدلیہ کو پیغام کیا دینا چاہتے ہیں؟ یہ کہ اگر ریاست کے ذمہ داران اس آیت پر غور کرتے تو قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار نہ دیتی؟ قادیانیوں پر اسلامی شعائر کے اختیار کرنے کی پابندی عائد نہ کرتی؟ عدالت عظمیٰ کا پانچ رکنی لارجر بینچ اس آیت پر غور کرتا تو پارلیمنٹ کے فیصلہ کی توثیق نہ کرتا؟ اس آیت پر نہ پارلیمنٹ نے غور کیا، نہ عدالت عظمیٰ کے لارجر بینچ کو اس آیت پر غور کرنے کی توفیق ملی؟ نہ ریاستی انتظامیہ کو اس آیت پر غور کرنے کا شعور حاصل ہوا؟ نہ سیشن جج کو اس آیت پر غور کرنے کی سعادت ملی؟ نہ ہائی کورٹ کے ججوں کو اس آیت پر غور کرنے کا شرف ملا؟ یہ توفیق، یہ سعادت، یہ شرف، یہ شعور ملا تو صرف سپریم کورٹ کے اس دو رکنی بینچ کو جس کو شاید قادیانی ملزم کو رہا کرنے کا مشن ملا تھا، جناب چیف جسٹس! قرآن پاک کی یہ آیت کریمہ سپریم کورٹ کے اس دو رکنی بینچ پر نہیں اتری، اسی قرآن میں اتری ہے جو آج سے چودہ سو سال پہلے سرزمین حرمین میں محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم پر نازل ہوا تھا، لیکن اس کو سمجھنے کا جو شرف و شعور آپ کو ملا اس کی توفیق وسعادت سے چودہ سو سالہ امت محروم رہی، صحابہ کرامؓ، تابعین و تبع تابعینؒ، محدثین ومفسرین، فقہاء کرام ومتکلمین سب اس آیت پر وہ غور نہ کر سکے جو چیف جسٹس نے کیا اور جس کی وہ اپنے عدالتی فیصلہ کے ذریعہ اپنی ماتحت عدالتوں کو تلقین کر رہے ہیں؟

چیف جسٹس کا عدلیہ اور انتظامیہ کو غیر ذمہ دارانہ میسج:

وہ اس آیت کے من پسند مفہوم کے ذریعہ ایک طرف ریاستی عدلیہ اور انتظامیہ کو قرآن کی من پسند تعبیر وتشریح اور تفسیر بالرائے کی دعوت دے رہے ہیں اور دوسری طرف قادیانیوں اور دوسرے اسلام دشمنوں کو قانون شکنی کی کھلی چھٹی دے رہے ہیں، ہر صاحبِ علم مسلمان جانتا ہے کہ اس آیت کا مطلب صرف یہ ہے کہ اس میں کسی کافر اور غیر مسلم کو مسلمان بنانے کے لئے جبر کا راستہ اختیار کرنے سے منع کیا گیا ہے۔ مسلمانوں کو روکا گیا ہے کہ وہ جبر اور سختی کے ذریعہ کسی کافر کو مسلمان نہ بنائیں، اس آیت سے یہ بات کہاں ثابت ہوتی ہے کہ اگر کوئی مسلمان کے عقائد ونظریات کا مذاق اڑائے، مسلمانوں کی مقدس ہستیوں کی توہین کرے؟ مسلمانوں کے اسلامی شعائر پر شب خون مارے؟ مسلمانوں کی اسلامی تعلیمات کا حلیہ بگاڑ کر انہیں اپنے مذموم اور ناجائز مقاصد کے لئے استعمال کرے تو اسے قانونی طریقہ سے روکا بھی نہ جائے؟ اس کے خلاف ایف آئی آر بھی درج نہ کرائی جائے؟ اسے اس کے جرم کے ساتھ عدالت کے کٹہرے میں بھی کھڑا نہ کیا جائے؟ اگر کوئی دشمن اسلام اسلامی ریاست کے اندر قرآنی ونبوی، قوانین کی خلاف ورزی کرے تو اسے اس کے جرم کی سزا بھی نہ دی جائے؟ اگر اس آیت کا یہ مفہوم ومقصود لیا جائے تو یہ تحریف قرآن بھی ہے اور قرآنی تعلیمات پر ظلم وناانصافی بھی۔

مذہبی جبر اگر إِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ ہے تو ریاستی جبر إِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ کیوں نہیں؟

اور اگر جناب چیف جسٹس کی اس تعبیر اور ان کے اس قرآنی مفہوم کو خدانخواستہ درست مان لیا جائے تو ریاست پاکستان پر خطرناک حد تک اس کے منفی اثرات پڑ سکتے ہیں، ہر صاحبِ علم پاکستانی جانتا ہے کہ دستورِ پاکستان کے آرٹیکل ٹو کے مطابق اسلام پاکستان کا مملکتی مذہب ہے، اس لئے قرآن وسنت کا ہر حکم قطعی ریاست پاکستان کے لئے مملکتی مذہب کا درجہ رکھتا ہے، اس لئے جو جرم مذہبی حوالہ سے قانونی جبر کے ذریعہ نہیں روکا جا سکتا، وہ ریاستی حوالہ سے بھی قانونی جبر کے ذریعہ روکنا ممنوع اور ناجائز ہوگا، پھر إِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ کا دائرہ بہت وسیع ہو جائے گا، مذہبی حوالہ سے اگر توہین قرآن اور توہین دین کا جرم روکنا اکراہ فی الدین ہوگا تو ریاستی حوالہ سے توہین عدالت کا جرم روکنا بھی إِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ میں شامل ہوگا، کیونکہ یہ قرآن صرف مذہب اور شریعت کی کتاب نہیں ہے بلکہ ریاست کا مملکتی مذہب بھی ہے، اس کا قطعی احکام جس طرح مذہب پر لاگو ہوتے ہیں، اسی طرح ریاست پاکستان پر بھی جاری ہوں گے، اگر کوئی احمق اور بے وقوف یہ دعویٰ کرے کہ مذہب الگ چیز ہے اور ریاست الگ چیز ہے تو وہ صرف اسلام کا دشمن نہیں بلکہ دستور کا باغی بھی ہے، وہ پاکستان کی آئینی حیثیت کو چیلنج کر رہا ہے اور آئین کے آرٹیکل ۶ کا مجرم ہے جس کی سزا موت ہے، اس لئے جناب چیف جسٹس مذہبی عقائد اور ریاستی قوانین کے درمیان آیاتِ قرآنی کی تفسیر بالرائے کے ذریعہ ایسی دیوار مت کھڑی کیجئے جو ریاست کے لئے بھی مسئلہ بن جائے اور آپ کے لئے بھی مشکلات پیدا ہو جائیں۔

توہین پرچم بھی قابل تعزیر جرم نہیں رہے گا:

ہر شخص جانتا ہے کہ کسی بھی ریاست کا قومی پرچم اس ریاست کے شہریوں کے لئے قابل احترام ہوتا ہے، ان کی شان اور ان کی جان ہوتا ہے، اقوام عالم میں ان کی پہچان ہوتا ہے، اسی لئے ہر ریاست اپنے پرچم کی شان اور اس کی آبرو قائم رکھنے کے لئے قانون سازی کرتی ہے، توہین پرچم کی سزا مقرر کرتی ہے، ہمارے ملک میں بھی تعزیرات پاکستان کی دفعہ ۱۲۳ کے تحت قومی پرچم کی توہین کرنا جرم ہے اور اس کی سزا اکتیس سال قید ہے، جناب چیف جسٹس کا یہ نام نہاد قرآنی فلسفہ یا ان کا یہ خود ساختہ قرآنی ضابطہ اگر تسلیم کر لیا جائے اور دینی عقیدہ کی توہین روکنا إِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ مان لیا جائے تو قانونی جرائم کا راستہ روکنا بھی مشکل وناممکن ہو جائے گا، پھر قومی پرچم کی توہین کا روکنا بھی محال اور دشوار ہو جائے گا یہ نہیں ہو سکتا کہ قرآن کو صرف مذہب اور شریعت کی کتاب قرار دے کر ریاست کے قوانین کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا جائے۔ مذہبی قوانین کے درمیان تفریق کی دیوار کھڑی کر دی جائے۔ مذہبی قوانین کو إِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ کی بھینٹ چڑھا دیا جائے اور توہین عدالت کے لئے

آنکھیں سرخ کرلی جائیں، یہ کیا ستم ہے کہ قرآن شریعت کی کتاب ہو تو توہین قرآن، توہین دین، توہین ریاست، توہین شعائر اسلامیہ، توہین صحابہ کرامؓ واہل بیت کو روکنا اِکْرَاهَ فِی الدِّیْنِ اور اگر قرآن ریاست کا مملکتی مذہب ہو تو توہین ریاست پر بھی سزا، توہین عدالت پر بھی سزا، توہین پرچم پر بھی سزا، ان کے تحفظ کے لئے قانون سازی بھی ضروری، قانون کا نفاذ و اجراء بھی ضروری، عدالتیں بھی ضروری، جج اور جسٹس بھی ضروری، قانونی جبر بھی ضروری، قانونی سزا بھی ضروری، آخر کیوں؟ قرآن کی یہ تقسیم کیوں؟ ریاستی قوانین کی یہ تقسیم کیوں؟

اگر آئین کے آرٹیکل ٹو کی روشنی میں اسلام پاکستان کا مملکتی مذہب ہے تو ہمیں صاف دل اور کھلے دماغ کے ساتھ تسلیم کرنا ہوگا کہ قرآن وسنت ہماری ریاست کا سپریم لاء ہیں اور اگر قرآن و سنت ریاست کا سپریم لاء ہیں تو پھر ہمیں مذہب اور سیاست کے درمیان تفریق کا یہ تضاد ختم کرنا ہوگا۔ یہ دینی تفریق وتقسیم کا دروازہ بند کرنا ہوگا کہ ریاست کے ایک ہی مملکتی مذہب اور ایک ہی قانون کے تحت مذہبی جرائم کو قانونی ذریعہ سے روکنا اکراہ فی الدین اور ریاستی جرائم کو قانونی طریقہ سے روکنا عدالتی ذمہ داری۔ میں دوٹوک لفظوں میں کہہ دینا چاہتا ہوں کہ جس طرح ریاستی جرائم کو روکنا عدالتی ذمہ داری ہے، اسی طرح مذہبی جرائم کو روکنا بھی عدالتی ذمہ داری ہے۔ کیونکہ دونوں کے لئے ریاستی قوانین موجود ہیں، ان قوانین کے مطابق توہین رسالت اور توہین شعائر دینیہ کے جرائم کو روکنا بھی عدالتی ذمہ داری ہے اور توہین قرآن، توہین دین، توہین رسالت، توہین صحابہ کرام واہل بیت اور توہین شعائر دینیہ کے جرائم کو روکنا بھی عدالتی ذمہ داری ہے۔

خدا کے لئے جناب چیف جسٹس! اپنے منصب اور اپنے اختیارات کا پورا وزن ترازو کے ایک ہی پلڑے میں ڈال کر اپنی آخرت مت خراب کیجئے۔ یہ آپ کی شانِ منصبی کے بھی خلاف اور قومی مفاد کے بھی منافی ہے، ریاست نے پارلیمنٹ کے ذریعہ جو قانون بنائے ہیں بس آپ انہیں نافذ کیجئے۔ ان قوانین کے بارے میں قادیانیوں اور دیگر اسلام دشمن قوتوں کو قانون شکنی اور جرائم کے لئے چور راستے مت دیجئے۔

جناب چیف جسٹس کا قرآنی آیاتِ دعوت سے غلط استدلال:

آیت ''اِکْرَاهَ فِی الدِّیْنِ'' (البقرہ:۲۵۶) کا حوالہ دینے کے بعد جناب چیف جسٹس نے دو آیات دعوت کا بھی حوالہ دیا ہے، جن سے وہ یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ اکراہ فی الدین کی اجازت تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی نہیں تھی، ہمیں کیسے ہوسکتی ہے؟ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے بھی محنت اور جدوجہد کا دائرہ صرف دعوت وتبلیغ تک محدود تھا۔ ان آیات کریمہ سے استدلال بھی سراسر غلط اور بے بنیاد ہے۔ انہوں نے اپنے فیصلہ کے اندر سورۂ رعد کی آیت نمبر ۴۰ کا حوالہ بھی دیا ہے جس میں اللہ رب العزت کا ارشاد ہے کہ:

''فَاِنَّمَا عَلَیْکَ الْبَلَاغُ وَعَلَیْنَا الْحِسَابُ'' (الرعد:۴۰)

ترجمہ: ''اے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کے ذمہ صرف اللہ کی وحی پہنچانا ہے، لوگوں سے حساب لینا ہماری ذمہ داری ہے۔''

اور دوسری آیت جناب چیف جسٹس نے سورۂ یونس سے نقل کی ہے۔ سورۂ یونس کی آیت نمبر ۹۹ میں خداوند کائنات فرماتے ہیں:

''وَلَوْ شَاءَ رَبُّکَ لَآمَنَ مَنْ فِی الْاَرْضِ کُلُّهُمْ جَمِیْعاً اَفَاَنْتَ تُکْرِهُ النَّاسَ حَتّٰی یَکُوْنُوْا مُؤْمِنِیْنَ۔'' (یونس:۹۹)

اے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اگر آپ کا رب چاہتا تو زمین پر موجود تمام لوگ، پوری کی پوری انسانی نسل ایمان سے آراستہ ہوتی۔ کیا آپ لوگوں کو جبری طور پر زبردستی مومن اور..... مسلمان بنانا چاہتے ہیں؟.... خدا شاہد ہے کہ میں بالکل سمجھ نہیں پایا کہ ان آیات کے پیش کرنے سے جناب چیف جسٹس کا مقصد کیا ہے؟ اور ان آیات کا اس فیصلہ یا فیصلہ کے کسی مضمون سے تعلق کیا ہے؟ میرے خیال میں ان دو آیات کا حوالہ دے کر جناب چیف جسٹس قوم کو یہ باور کرانا چاہتے ہیں کہ حضور خاتم النبیین کو بھی خداوند کائنات نے صرف اپنا پیغام اور اپنی وحی پہنچانے کے لئے بھیجا تھا، اپنا پیغام منوانے کے لئے ان کو نہیں بھیجا گیا۔ میرے خیال میں ان دونوں آیات کا حوالہ دینے سے جناب چیف جسٹس کے دو مقصد ہوسکتے ہیں۔

(۱) نبی کا کام صرف پہنچانا ہے، منوانا اس کی ذمہ داری نہیں؟

پہلا مقصد جناب چیف جسٹس کا یہ آیات پیش کرنے سے یہ ہوسکتا ہے کہ نبی کی منصبی ذمہ داری صرف وحی کو لوگوں تک پہنچانا ہے، وحی منوانا نبی کی منصبی ذمہ داری میں شامل نہیں، جب وحی اور احکاماتِ الٰہیہ منوانا نبی کی ذمہ داری بھی نہیں تو ہم ان کون ہوتے ہیں منوانے والے؟ ہم

کون ہوتے ہیں ایف آئی آر درج کرنے اور کرانے والے، ہم کون ہوتے ہیں مذہبی مقدمات کے ملزموں کے خلاف عدالتی کارروائی کرنے والے؟ ان کی ضمانتیں ری جیکٹ کرنے والے؟ لیکن میرے خیال میں جناب چیف جسٹس دعوت اور قانون میں فرق نہیں کر پا رہے۔ شاید اس لئے کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صرف ایک حیثیت کو مانتے ہیں، آپ کی دوسری حیثیت کو وہ تسلیم نہیں کرتے، میں یہ بات پوری طرح واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دو حیثیتیں ہیں، ایک حیثیت کے اعتبار سے وہ داعی اور معلم ہیں، وحی کی دعوت دینا اور وحی کی تعلیم دینا ان کی منصبی ذمہ داری تھی اور اپنی دوسری حیثیت کے اعتبار سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام قاضی وحکمران ہیں، داعی کی حیثیت سے آپ کی ذمہ داری واقعی صرف پہنچانا ہے، اس حیثیت میں منوانا واقعی آپ کی ذمہ داری نہیں، لیکن ۱۳ سالہ دعوت وتبلیغ کے بعد ہجرت کے ذریعہ آپ نے ریاست مدینہ قائم کرلی، ایک باقاعدہ ریاست کا وجود تیار ہوگیا تو آپ اس ریاست کے حکمران اور قاضی بھی تھے، دعوت کے مراحل سے گزر کر اب ریاست کے اندر قانون سازی کرنا بھی آپ کی منصبی ذمہ داری تھی، جرائم کے خاتمہ اور معاشرہ کی اصلاح کے لئے قانون نافذ کرنا اور جرائم کی سزائیں دینا بھی آپ کی منصبی ذمہ داری میں شامل تھا۔ دعوت کے ذریعہ وہ لوگوں سے بیعت لیتے:

’’ولا یسرقن ولا یزنین‘‘ (الممتحنہ:۱۲)

وہ چوری بھی نہیں کریں گے اور زنا سے بھی بچیں گے اور قانون کے ذریعہ چوروں کے ہاتھ بھی کاٹتے تھے اور زانیوں کو کوڑے بھی مارتے تھے، شادی شدہ زانیوں کو سنگسار بھی کرتے تھے۔ دعوت کے ذریعہ وہ لوگوں سے بیعت بھی لیتے تھے: ’’ولا یشربن‘‘ وہ شراب نہیں پییں گے اور قانون کے ذریعہ شرابیوں کو کوڑے بھی مارتے تھے۔ دعوت کے ذریعہ وہ لوگوں کو مقام نبوت اور عظمت رسالت بھی سمجھاتے تھے۔ مگر قانون کے ذریعہ توہین رسالت کرنے والے شاتمین رسول کے قتل بھی کراتے تھے۔

اب اگر کوئی جاہل اور شریر یہ دعویٰ کرے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی منصبی ذمہ داری تو صرف پہنچانے کی تھی، جو دعوت کے ذریعہ آپ نے پہنچادی، منوانا آپ کی ذمہ داری ہی نہیں تھی، پھر آپ نے چوروں کے ہاتھ کیوں کاٹے؟ آپ نے زانیوں کو کوڑے کیوں مارے اور انہیں سنگسار کیوں کیا؟ یہ تو منصب نبوت کی ذمہ داریوں سے معاذ اللہ تجاوز ہے تو ایسے احمق اور بے وقوف کو یہی بات سمجھائی جائے گی کہ تو جاہل اور نادان ہے، تو نبی کی منصبی ذمہ داریوں کو سمجھا ہی نہیں، تو نے منصب نبوت کو دعوت وتبلیغ کے دائرے میں بند کر رکھا ہے تو نے منصب نبوت کو اپنی ناقص عقل اور اپنی چھوٹی سی سوچ کے دائرے میں بند کر رکھا ہے، نبی کی منصبی ذمہ داریوں کا دائرہ دعوت سے ریاست تک اور تعلیم سے عدالت تک پھیلا ہوا ہے، اس دائرہ کو اپنی فکر اور اپنی سوچ تک محدود کر دینا ضلالت ہے۔

(جاری ہے)

ثابت ہوا کہ باب نبوت کا بند ہے

ارکانِ دیں میں ختم نبوت کا ہے شمول
تعلیمِ اولیں کا ہے یہ آخری اصول

اہلِ خرد کے ظرف میں ہے بادۂ قبول
جب بعد مصطفیٰ ﷺ نہ کوئی آئے گا رسول

ثابت ہوا کہ باب نبوت کا بند ہے
اب یہ مقام فکرِ بشر سے بلند ہے

نفیس خلیلی

خبروں پر ایک نظر

ختم نبوت کانفرنس، بٹگرام

دوسری سالانہ عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس ضلع بٹگرام الحمدللہ! مورخہ 10/اگست بروز ہفتہ کالج گراؤنڈ چھپر گرام میں منعقد ہوئی۔ جس کی سرپرستی پیر طریقت حضرت قاری حبیب الرحمٰن ہزاروی اور صدارت حضرت الامیر مولانا نجم الدین مدظلہ دامت فیوضہم فرما رہے تھے اور نگرانی کے فرائض ناظم عمومی مفتی محمد حامد حقانی نے انجام دیئے۔

سالانہ جلسے میں پورے ضلع بٹگرام کے ذمہ داران نے بھرپور جوش وخروش کے ساتھ محنت کی، جلسے کی ہر سطح پر بھرپور تشہیر کی گئی، تمام شعبہ ہائے زندگی (وکلاء، تاجر برادری شعبہ صحت اور محکمہ تعلیم) سے تعلق رکھنے والے افراد تک ختم نبوت کا پیغام پہنچایا گیا۔ 10/اگست کے دن عوام جوق درجوق قافلوں کی صورت میں جلسہ گاہ کے پنڈال پہنچنا شروع ہوگئے۔

کانفرنس کا آغاز قاری رحمٰن اللہ مدظلہ کی تلاوت سے ہوا، پہلی تقریر مولوی نوراللہ ولد مولوی حلیم اللہ نے شروع کی۔ اس کے فوراً بعد مناظر ختم نبوت حضرت مولانا مفتی محمد راشد مدنی صاحب نے عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت وضرورت کے موضوع پر بیان کیا۔ بعدازاں حضرت مولانا قاضی احسان احمد صاحب مرکزی رہنما عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی نے اپنے مخصوص انداز میں قادیانی مذہب کا پوسٹ مارٹم کیا۔ سامعین کو ۷ ستمبر یادگار پاکستان لاہور کانفرنس کی دعوت دی۔

حضرت مولانا نادر شاہ نے اپنی دلکش آواز میں نعت رسول مقبول اور ترانہ ختم نبوت پیش کیا۔ پیر طریقت حضرت قاری عتیق الرحمٰن مدظلہ خلیفہ مجاز و جانشین حضرت جی ہزارویؒ نے اپنے خطاب میں مظلوم فلسطینیوں کے لئے آواز اٹھائی اور یہودیوں کی تمام مصنوعات کے بائیکاٹ پر زور دیا۔ مہمان خصوصی حضرت مولانا قاری اکرام الحق مدظلہ نے مدلل اور محققانہ بیان کے ساتھ عوام کے دل جیت لئے، مفکر ختم نبوت حضرت مولانا مفتی محمد شہاب الدین پوپلزئی مدظلہ صوبائی امیر عالمی مجلس خیبر پختونخواہ نے شرکائے کانفرنس کے سامنے عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت بیان کی اور آپ کی دعا کے ساتھ یہ عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس اختتام کو پہنچی۔

ختم نبوت کانفرنس، گوجرہ

گوجرہ (مولانا عبداللطیف) الحمدللہ! عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کے زیر اہتمام ۱۴/اگست بروز بدھ ختم نبوت کانفرنس جامعہ رحمۃ للعالمین 284 پھاٹک گوجرہ میں منعقد ہوئی جس کی سرپرستی مولانا محمد سعداللہ لدھیانوی مدظلہ نے کی۔ مولانا پیر جی عتیق الرحمٰن امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کمالیہ نے صدارت، مولانا عرفان اور مبلغ ختم نبوت مولانا محمد ارشاد فاروقی نے نگرانی کی۔ جماعت اسلامی کے رہنما مولانا رحمت اللہ ارشد، مسلک بریلوی کے نمائندہ مولانا منعم حسین صدیقی اور مسلک اہلحدیث کے راہنما مولانا شیخین توحیدی، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنما حضرت مولانا مفتی محمد راشد مدنی اور مولانا مفتی محمد اعجاز کے بیانات ہوئے۔ نیز چار روزہ ختم نبوت کورس میں چاروں دن شریک ہونے والے طلبا کو مولانا مفتی محمد راشد مدنی صاحب نے انعامات سے نوازا۔ کانفرنس میں گوجرہ وگردونواح سے بھرپور عوام نے شرکت کی۔ 7/ستمبر کو مینار پاکستان لاہور میں ہونے والی عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس گولڈن جوبلی کی بھرپور دعوت دی گئی۔ کانفرنس کا اختتام مولانا مفتی محمد اعجاز صاحب کی دعا کے ساتھ ہوا۔

ختم نبوت کانفرنس، ایبٹ آباد

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع ایبٹ آباد کی سالانہ ختم نبوت کانفرنس اس مرتبہ ۱۱/اگست ۲۰۲۴ء بروز اتوار مرکزی عیدگاہ گراؤنڈ میں منعقد ہوئی۔ کانفرنس کی تشہیری مہم کے لئے مختلف ٹیمیں تشکیل دی گئیں۔ جنہوں نے اندرون شہر سے لے کر ضلع کے دور دراز مقامات تک اشتہارات، پینافلیکس اور بڑے بورڈ لگائے۔ ہزاروں دعوت نامے، پمفلٹ کی شکل میں شائع کر کے گھر گھر تک پہنچائے گئے۔ مدارس دینیہ اور اسکول وکالج کے طلبا میں خصوصی بیانات ہوئے۔ کانفرنس کا باقاعدہ آغاز قاری عبدالوحید مدنی کی مسحور کن آواز میں تلاوت کلام سے ہوا۔ نقابت کے فرائض مولانا سید مبشر حسین شاہ سرانجام دے رہے تھے، جبکہ صدارت ضلعی امیر مفتی عبدالواحد اور نگرانی جناب وقار خان

جدون کررہے تھے۔ پروفیسر مفتی آصف محمود کا خطاب ہوا، قاری عبدالباسط اور رانا عثمان قصوری نے نعتیں پیش کیں۔ مہمان مقررین میں مرکزی مبلغین مولانا قاضی احسان احمد، مولانا مفتی محمد راشد مدنی، عالمی مجلس ضلع مردان کے امیر مولانا قاری اکرام الحق، صوبائی امیر مولانا مفتی شہاب الدین پوپلزئی اور پیر طریقت مولانا قاضی محمد ارشد الحسینی شامل تھے۔ مقررین نے سپریم کورٹ کے حالیہ فیصلے پر شدید تنقید کرتے ہوئے کہا کہ مبارک ثانی کیس میں سپریم کورٹ کا فیصلہ مرزائیوں کو چار دیواری میں ارتدادی سرگرمیاں جاری رکھنے کی اجازت دیتا ہے۔ یہ فیصلہ قطعاً قابل قبول نہیں ہے۔ سپریم اپنا یہ متنازعہ فیصلہ واپس لے۔ انہوں نے فلسطین کے مظلوم مسلمانوں کی قربانیوں کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے امت مسلمہ کے حکمرانوں سے مطالبہ کیا کہ وہ کھل کر فلسطینیوں کا ساتھ دیں۔ مفتی محمد زبیر صلاح نے قراردادیں پیش کیں۔ ختم نبوت کانفرنس کا اختتام مفتی شہاب الدین پوپلزئی کی رقت آمیز دعا پر ہوا۔

تحفظ ختم نبوت کانفرنس، کھڈہ مارکیٹ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام لیاری ٹاؤن کے حلقہ کھڈہ مارکیٹ کی جامع مسجد اقصیٰ میں تحفظ ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد کیا گیا، جس میں اندرون سندھ کی روحانی شخصیت پیر طریقت حضرت مولانا سائیں حبیب الرحمٰن سومرو صاحب کا خصوصی خطاب ہوا۔ پروگرام کا آغاز قاری عبدالواحد کی تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ بعدازاں مولانا عبدالحمید کوہستانی نے علماء وسامعین کو خوش آمدید کہتے ہوئے کانفرنس کی غرض وغایت بیان کی، جبکہ راقم الحروف نے 7/ستمبر 1974ء کی مختصر تاریخ کو بیان کرتے ہوئے شہداء تحاریک ختم نبوت سے عقیدت کا اظہار کیا۔ حضرت مولانا حبیب الرحمٰن سومرو صاحب نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ عقیدہ ختم نبوت کی پاسبانی ہر دور میں امت مسلمہ نے بھرپور انداز میں کی۔ عہد نبوی سے لے کر موجودہ دور تک تسلسل کے ساتھ منکرین ختم نبوت کا تعاقب جاری ہے۔ ختم نبوت کا کام کرنا ہمارے لئے سعادت ہے۔ پروگرام کی صدارت امام وخطیب جامع مسجد ہذا مفتی عبدالمتین نے کی۔ پروگرام میں عوام الناس سمیت علماء کرام نے بھی شرکت کی۔

(رپورٹ: مولانا محمد کلیم اللہ نعمان)

مرزائی مسلمانوں سے الگ اقلیت ہیں

صبا کے دوش نازک پر خبر آئی بحمداللہ!
جداگانہ اقلیت ہیں مرزائی بحمداللہ!

پڑی ہے کھلبلی ربوہ کے ایوانِ خلافت میں
بہشتی مقبرے پر برق لہرائی بحمداللہ!

حکیم شرقؒ کی اک آرزو پوری ہوئی آخر
مراد اسلام کے بیٹوں کی بر آئی بحمداللہ!

علم لہرائے گا ہر آن توحید و رسالت کا
مسلماں لے رہے ہیں پھر سے انگڑائی بحمداللہ!

فضا میں اڑ رہی ہیں دھجیاں ظلی نبوت کی
اکٹھے ہوئے اک صف میں بطحائی بحمداللہ!

قدم بڑھتے چلے جاتے ہیں یارانِ سر پل کے
یہی ہے ملت بیضا کی گیرائی بحمداللہ!

نبوت قادیاں کی سرزمین میں؟ توبہ توبہ کر
نتیجہ کیا ہے؟ اس ٹولے کا ... پسپائی بحمداللہ!

زمانہ ہوگیا، ناقابل تسخیر و طاعت ہے
غلامانِ پیمبر کی توانائی بحمداللہ!

نبی کے نام کا ڈنکا بجے گا ہر کہیں شورشؔ
خدا کے دشمنوں کے ہوگی رسوائی بحمداللہ!

شورش کاشمیریؒ

مولانا مفتی محمد جمیل خان شہیدؒ

قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دینے کا سرکاری ترمیمی بل

قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت کی عوامی تحریک کے حوالے سے ۷/ستمبر ۱۹۷۴ء کو شام چار بجے قومی اسمبلی کا ایک فیصلہ کن اجلاس ہوا جس میں وزیر اعظم پاکستان ذوالفقار علی بھٹو کی منظوری سے وزیر قانون عبدالحفیظ پیرزادہ نے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے ترمیمی بل کی منظوری کا اعلان کیا۔ اس سرکاری ترمیمی بل کا متن درج ذیل ہے:

’’آئین پاکستان میں ترمیم کے لئے ایک بل: ہرگاہ یہ قرین مصلحت ہے کہ بعدازیں درج اغراض کے لئے اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین میں مزید ترمیم کی جائے۔ لہٰذا بذریعہ ہذا حسب ذیل قانون وضع کیا جاتا ہے:

۱:......مختصر عنوان اور آغاز نفاذ:

(۱) یہ ایکٹ آئین (ترمیم دوم) ایکٹ ۱۹۷۴ء کہلائے گا۔

(۲) یہ فی الفور نافذ العمل ہوگا۔

۲:......آئین کی دفعہ ۱۰۶ میں ترمیم:

اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین میں‘ جسے بعدازیں آئین کہا جائے گا۔ دفعہ ۱۰۶ کی شق (۳) میں لفظ فرقوں کے بعد الفاظ اور قوسین اور قادیانی جماعت یا لاہوری جماعت کے اشخاص (جو اپنے آپ کو احمدی کہتے ہیں) درج کئے جائیں گے۔

۳:......آئین کی دفعہ ۲۶۰ میں ترمیم:

آئین کی دفعہ ۲۶۰ میں شق (۲) کے بعد حسب ذیل نئی شق درج کی جائے گی یعنی (۳) جو شخص حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو آخری نبی ہیں‘ کے خاتم النبیین ہونے پر قطعی اور غیر مشروط طور پر ایمان نہیں رکھتا یا جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی بھی مفہوم میں یا کسی بھی قسم کا نبی ہونے کا دعویٰ کرتا ہے یا کسی ایسے مدعی کو نبی یا دینی مصلح تسلیم کرتا ہے۔ وہ آئین یا قانون کے اغراض کے لئے مسلمان نہیں ہے۔

بیان اغراض و وجوہ:

جیسا کہ تمام ایوان کی خصوصی کمیٹی کی سفارش کے مطابق قومی اسمبلی میں طے پایا ہے اس بل کا مقصد اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین میں اس طرح ترمیم کرنا ہے تاکہ ہر وہ شخص جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے پر قطعی اور غیر مشروط طور پر ایمان نہیں رکھتا یا جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبی ہونے کا دعویٰ کرتا ہے یا جو کسی ایسے مدعی کو نبی یا دینی مصلح تسلیم کرتا ہے‘ اسے غیر مسلم قرار دیا جائے۔‘‘

امتناع قادیانیت آرڈی نینس (۱۹۸۴ء)

صدرِ پاکستان جنرل محمد ضیاء الحق نے ۲۶/اپریل ۱۹۸۴ء کو مرزائیوں کو خلافِ اسلام سرگرمیوں سے روکنے کے لئے ایک آرڈی نینس جاری کیا، جو فوری طور پر نافذ العمل ہوگا۔ اس آرڈی نینس کے ذریعے تعزیراتِ پاکستان میں دونئی دفعات ۲۹۸ (ب) اور ۲۹۸ (ج) کا اضافہ کیا گیا ہے۔

دفعہ ۲۹۸ (ب) کے مطابق ایسا شخص جو اپنے آپ کو احمدی کہتا ہو ..... خواہ اس کا تعلق قادیانی گروپ سے ہو یا لاہوری گروپ سے ..... اگر کسی ایسے شخص کو ’’امیر المؤمنین، خلیفۃ المسلمین، صحابی یا رضی اللہ عنہ‘‘ کہے، جس کا تعلق نبی آخر الزمان حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں، یا کسی ایسی خاتون کو ’’اُمّ المؤمنین‘‘ کہے، جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اَزواجِ مطہراتؓ میں سے نہ ہو، یا کسی ایسے شخص کو..... مرد یا عورت..... جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خاندان سے نہیں ’’اہلِ بیت‘‘ کہے یا قرار دے، نیز اپنی عبادت گاہ کو ’’مسجد‘‘ کہے، اور اپنے ہم عقیدہ اَفراد کو بلانے یا جمع کرنے کے طریقے کو ’’اَذان‘‘ کہے، یا مسلمانوں جیسی اَذان دے، تو اس کا یہ فعل قابلِ دست اندازی پولیس ..... ناقابلِ ضمانت ..... جرم ہوگا، جس پر اسے تین سال قید اور جرمانے کی سزا دی جائے گی۔

(بقیہ:.... صفحہ 27 پر)

ختم نبوت......اسلام کا بنیادی عقیدہ

مرسلہ: حافظ محمد سعید لدھیانوی

ختم نبوت اسلام کا وہ بنیادی عقیدہ ہے جس پر قرآن کریم کی تقریباً سو آیات اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دو سو دس ارشادات عالیہ گواہ ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت و رسالت کے بعد کسی شخص کا یہ دعویٰ کرنا کہ اسے اللہ تعالیٰ نے نبی یا رسول بنا کر بھیجا ہے' نبوت محمدیہ کے خلاف کھلی بغاوت ہے۔ یہ بات کسی تشریح وتوضیح کی محتاج نہیں ہے کہ تاریخ اسلام میں روزِ اوّل سے لے کر آج تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ہر مدعی نبوت کو امت محمدیہ نے کافر و مرتد قرار دے کر اس کے خلاف علم جہاد بلند کرتے ہوئے اس فتنے کو پیوند خاک کیا۔

انگریز کے منحوس دور میں انگریز سرکار کے خود کاشتہ پودے کی حیثیت سے مرزا غلام احمد قادیانی نے نبوت ورسالت سے لے کر الوہیت تک کے بلند بانگ دعوے کیے۔ اگر ایسے دعوے کسی اسلامی دور حکومت میں کیے جاتے تو مرزا غلام احمد قادیانی کا انجام مسیلمہ کذاب اور اس کے پیروکاروں سے چنداں مختلف نہ ہوتا' لیکن چونکہ قادیانی نبوت انگریز سامراج کی ساختہ و پرداختہ اور اس کے گھر کی لونڈی تھی' اس لئے انگریز حکومت کے زیر سایہ مرزا قادیانی کے دجل وفریب کا شجرۂ خبیثہ پروان چڑھتا رہا۔

قیام پاکستان کے بعد ہونا تو یہ چاہئے تھا کہ اس وطن پاک میں' جسے خدا ورسول کے مقدس نام پر معرض وجود میں لایا گیا' جس کی بنیادوں میں لاکھوں مسلمانوں کا خون شامل ہوا' تب کہیں جا کر یہ ملک بنا' اس نظریاتی ملک میں مرزا قادیانی کے جھوٹے دعویٰ نبوت کا سکہ ہرگز چلنے نہ دیا جاتا' لیکن بہت سے اسباب وعوامل کی بنا پر وطن عزیز میں قادیانیوں کی سیاہ کاریاں اور ان کی تخریبی سرگرمیاں بدستور جاری رہیں۔

مسلمانوں کے پُرزور احتجاج اور ختم نبوت کی بھرپور تحریکوں کے بعد بالآخر ۷/ستمبر ۱۹۷۴ء کو صرف اتنی بات تسلیم کی گئی کہ قادیانی غیر مسلم ہیں' غیر مسلموں کی فہرست میں ان کا نام شامل کردیا گیا' لیکن ان کی تبلیغی و تخریبی سرگرمیوں کو عملاً روکنے کا کوئی بندوبست نہیں کیا گیا۔ قادیانیوں کی بڑھتی ہوئی سرگرمیوں کے پیش نظر مسلمانوں کو ایک بار پھر میدان عمل میں اتر کر بھرپور تحریک چلانی پڑی۔ چنانچہ دس سال بعد حکمرانوں کو قادیانیوں کی سرگرمیوں کو روکنے کے لئے امتناع قادیانیت آرڈی نینس جاری کرنا پڑا۔ اس آرڈی نینس کے بعد قادیانی کچھ عرصہ کے لئے زیر زمین چلے گئے' لیکن بعد ازاں قادیانیوں نے پھر اپنی سرگرمیوں شروع کردیں۔ پورے ملک میں عموماً اور پسماندہ علاقوں اور دور دراز دیہاتوں میں خصوصاً ان کی اسلام دشمن سرگرمیاں ہنوز جاری ہیں۔ آئے دن وہ اشتعال انگیز کارروائیاں کرکے مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو مشتعل کرتے رہتے ہیں' مرزا غلام احمد قادیانی کے کفریہ عقائد کی تبلیغ کرکے وہ سرعام ملکی آئین اور قانون کا مذاق اڑاتے ہیں اور لالچ وغیرہ کے ذریعہ اسلامی تعلیمات سے بے خبر سادہ لوح مسلمانوں کے دین وایمان پر ڈاکا ڈالتے ہیں۔

اس پوری صورت حال سے انتظامیہ کے ذمہ دار حضرات باخبر ہونے کے باوجود اس کے سدّباب کے لئے کوئی قدم نہیں اٹھاتے اور نہ قادیانیوں پر کوئی قدغن لگائی جاتی ہے' جس سے ان کے حوصلے کو مزید تقویت مل رہی ہے' وہ بے باک ہوتے جارہے ہیں اور اب تو وہ کھلم کھلا دہشت گردی کی وارداتوں میں بھی ملوث پائے جاتے ہیں۔ قادیانیوں کی قانون شکنی کا یہ انداز اور ان کے بدلے ہوئے تیور یہ واضح کرتے ہیں کہ وہ کسی گہری سازش کے تحت یہ سب کچھ کررہے ہیں اور وطن عزیز کے حالات کو خراب کرنے کے لئے وہ اپنے غیر ملکی آقاؤں کے اشارے پر ناچ رہے ہیں' لیکن انہیں شاید ابھی تک اس بات کا احساس نہیں ہوا کہ مسلمان ناموس رسالت کے مسئلے پر کسی قسم کی رواداری کا قائل نہیں۔ قادیانیوں جیسے گستاخ اور اسلام دشمن

گروہ سے آخر کس طرح رواداری اختیار کی جاسکتی ہے؟ قادیانیوں کے کفریہ عقائد کے سامنے تو خود کفر شرمندہ ہے۔قادیانی جن کاعقیدہ یہ ہے کہ:

☆......رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم سے دین کی اشاعت مکمل نہ ہوسکی بلکہ مرزا غلام احمد قادیانی نے آکر پوری کی۔معاذ اللہ۔

☆...... مرزا قادیانی کی وحی کے مقابلہ میں حدیث رسول کوئی شئی نہیں ہے۔معاذ اللہ۔

☆......ہر شخص ترقی کرسکتا ہے'اور بڑے سے بڑا درجہ پاسکتا ہے' حتی کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی بڑھ سکتا ہے۔معاذ اللہ۔

☆...... روضہ اطہر کے متعلق جن کاعقیدہ یہ ہو کہ معاذ اللہ وہ نہایت متعفن اور حشرات الارض کی جگہ ہے۔معاذ اللہ۔

☆...... جولوگ یہ عقیدہ رکھتے ہوں کہ ابوبکر'عمر رضی اللہ عنہما مرزا قادیانی کی جوتیوں کے تسمے کھولنے کے لائق نہ تھے۔معاذ اللہ۔

☆...... جولوگ مرزا قادیانی کے ان عقائد کی تبلیغ کرتے ہوں کہ جو شخص مرزا غلام احمد قادیانی کی بیعت نہ کرے اور اس کی مخالفت کرے' وہ خدا اور رسول کی نافرمانی کرنے والا اور جہنمی ہے۔معاذ اللہ۔

جب لوگ مرزا غلام احمد قادیانی کے اس قسم کے کفریہ عقائد مسلمانوں کے سامنے بطور تبلیغ پیش کرتے ہوں' تو ہر ذی شعور انسان یہ سوچنے پر مجبور ہوجاتا ہے کہ یہ مرزائی آخر ملکی حالات کو کس طرف لے جانا چاہتے ہیں؟ ان کی کفریہ تبلیغ پر پابندی کے باوجود حکمران طبقہ نہ جانے کیوں ان کی سرگرمیوں کا نوٹس نہیں لیتا؟ جب مسلمان ہر طرف سے مایوس ہوجاتا ہے تو پھر عشق رسالتؐ میں مست ہوکر وہ اس کفریہ یلغار کے خلاف سینہ سپر ہوجاتا ہے اور یہ فیصلہ کرلیتا ہے کہ اب اس ملک میں یہ کفر نہیں چلے گا اور وہ ناموس رسالت کے گستاخوں کا جینا دوبھر کردیتا ہے۔اسی جذبہ کے تحت پاکستان کی تاریخ میں ۱۹۵۳ء'۱۹۷۴ء اور ۱۹۸۴ء میں چلنے والی بھرپور تحریکات ختم نبوت اس کی زندہ مثال ہیں۔اس سے قبل کہ اس قسم کے حالات دوبارہ پیدا ہوں' حکمران طبقہ کو چاہئے کہ وہ قادیانیوں کی سازشوں کو سمجھتے ہوئے ان کی سرگرمیوں کا سختی سے نوٹس لے اور وطن عزیز کی کلیدی آسامیوں پر فائز قادیانی' جو دراصل اس قسم کے خطرناک حالات پیدا کرنے کا اصل سبب ہیں' انہیں فی الفور برطرف کیا جائے۔

موجودہ بدلتی ہوئی عالمی صورت حال کے پیش نظر وطن عزیز انتہائی نازک حالات سے گزر رہا ہے' عالم کفر اور اسلام دشمن افراد پاکستان کے متعلق اچھے ارادے نہیں رکھتے' ان حالات میں انتہائی ضروری ہے کہ وطن عزیز کی کلیدی آسامیوں سے ملک وملت کے دشمن قادیانیوں کو الگ کیا جائے۔ ختم نبوت کے باغیوں' یہود ونصاریٰ کے ایجنٹوں' قادیان کی خودساختہ نبوت کے پیروکاروں کا ملک میں کلیدی عہدوں پر فائز رہنا ملک وملت کے لئے ہرگز ہرگز سودمند نہیں' بلکہ یہ وطن عزیز کی بنیادیں کھوکھلی کرنے اور ملک وملت سے غداری کے مترادف ہے' جس کا انسداد وقت کا تقاضا ہے۔

☆☆ .... ☆☆

بقیہ......امتناع قادیانیت آرڈی نینس

۲۹۸(ج) کی رُو سے ایسا شخص ..... مرد یا عورت..... جو اپنے آپ کو اَحمدی کہتا ہے ..... خواہ اس کا تعلق قادیانی گروپ سے ہو یا لاہوری گروپ سے..... اگر بلاواسطہ یا بالواسطہ اپنے آپ کو مسلمان کہے، یا اپنے عقیدے کو اِسلام کے نام سے موسوم کرے، یا اپنے مذہب کی تبلیغ واِشاعت کرے، یا دُوسروں کو اَپنا مذہب قبول کرنے کی دعوت دے، یا کسی طرح بھی مسلمانوں کے جذبات کو مجروح کرے تو اسے بھی تین سال قید اور جرمانے کی سزا دی جائے گی، اور اس کا یہ جرم قابلِ دست اندازی پولیس اور ناقابلِ ضمانت ہوگا۔ نیز اس آرڈی نینس کے ذریعے ضابطہ فوجداری کی دفعہ ۱۹۹۔الف میں ترمیم کردی گئی ہے، جس کی رُو سے صوبائی حکومت کو کسی ایسے اخبار، کتاب یا دیگر کسی ایسی دستاویز کو ضبط کرنے کا اِختیار دے دیا گیا ہے، جو تعزیراتِ پاکستان میں شامل ..... مذکورہ بالا ..... نئی دفعات کی خلاف ورزی میں چھاپی گئی ہو۔

اس آرڈی نینس کے ذریعے ''مغربی پاکستان پریس اینڈ آرڈی نینس'' کی دفعہ ۲۴ میں ایک نئی شق شامل کردی گئی ہے، جس کے ذریعے صوبائی حکومت کو اِختیار مل جائے گا کہ وہ تعزیراتِ پاکستان میں شامل کی گئی نئی دفعات کی خلاف ورزی کرنے والی کسی کتاب یا دستاویز کی طباعت واِشاعت کے لئے اِستعمال ہونے والے پریس کو بند کردے، یا اس اَخبار کا ڈیکلریشن منسوخ کردے، جو ان دفعات کی خلاف ورزی کرے، اور کسی ایسی کتاب یا دستاویز کو ضبط کرے، جس میں ایسا مواد شامل ہو، جس کی طباعت واشاعت مذکورہ دفعات کی رُو سے ممنوع قرار دی گئی ہو۔

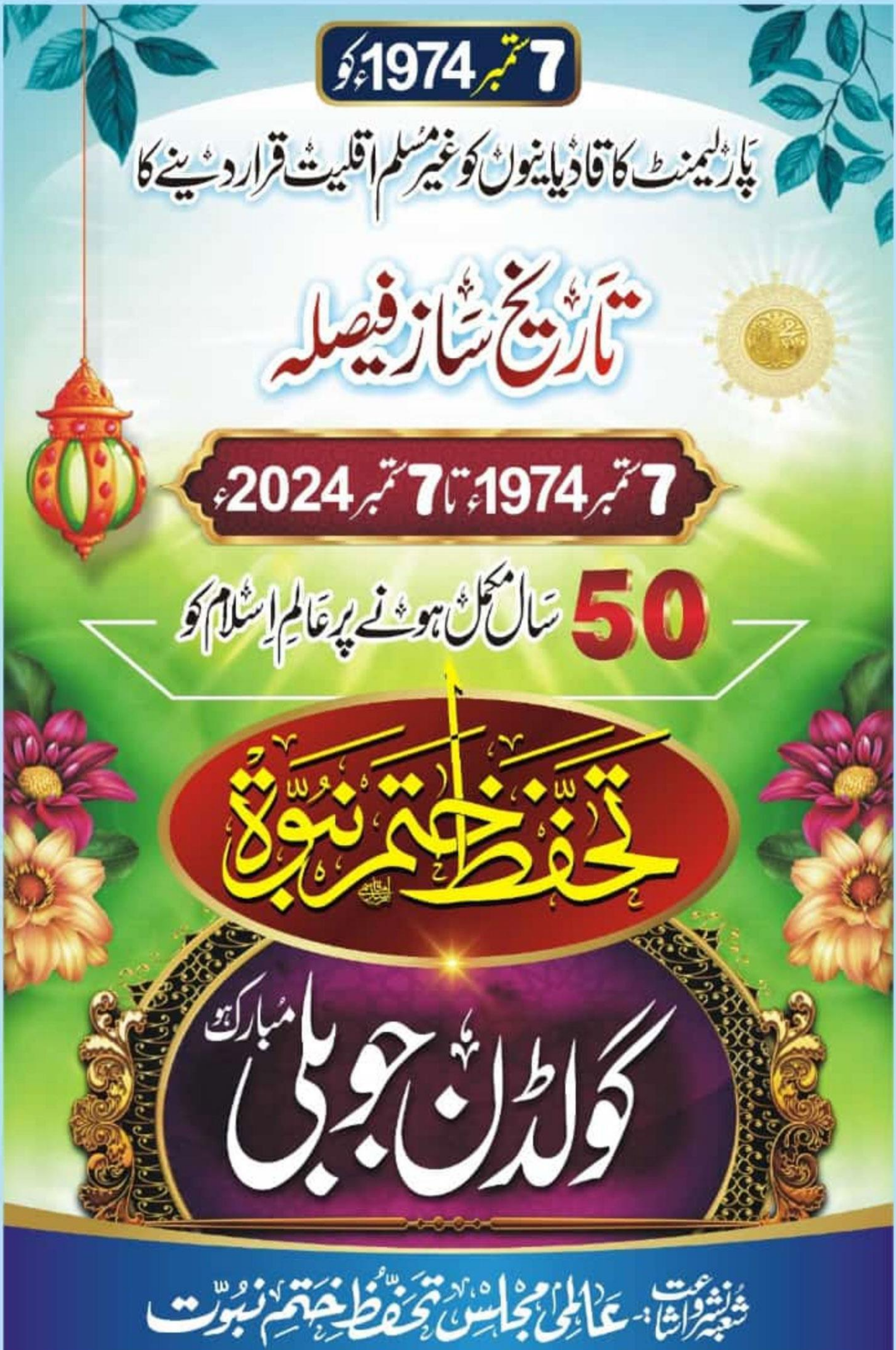
7 ستمبر 1974ء کو
پارلیمنٹ کا قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا
تاریخ ساز فیصلہ
7 ستمبر 1974ء تا 7 ستمبر 2024ء
50 سال مکمل ہونے پر عالمِ اسلام کو
تحفظ ختم نبوۃ
گولڈن جوبلی
مبارک ہو
شعبہ نشر و اشاعت: عالمی مجلس تحفظ ختمِ نبوت